

Vol. II
No. 5



Monday
16th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers 235-243
Unstarred Questions and Answers. 243-244
Discussion on the Non-official Resolution No. 1. 244-279
Business of the House 279-280

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

MONDAY, THE 16TH JUNE 1952.

(Fifth day of the Second Session.)

THE HOUSE MET AT NINE OF THE CLOCK
[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall now take up Questions.

DESTRUCTION OF CROPS BY BEASTS

* 90. *Shri A Raja Reddy* (Sultanabad). Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(1) Whether crops are destroyed this year by wild beasts in Sultanabad taluq ?

(2) Whether farmers have no gun to fight the wild beasts ?

(3) If so, what action has been taken towards this part of the 'Grow More Food' Scheme ?

(4) Whether any facilities have been provided for ryots to acquire guns easily ?

The Minister for Agriculture and Supply (Dr Chenna Reddy) :

(1) This is a normal source of damage in areas adjacent to forests. Presumably, some damage may have been caused this year in parts of the Taluq bordering forest areas.

(2) It is true that most of the farmers have no fire arms.

(3) Proposals for organising Shikar parties, giving rewards for killing wild animals, requisitioning the services of Police in case of large-scale damages, etc are under consideration, of Government

(4) Collectors are empowered to issue licences for muzzle-loading and breech-loading guns and rifles.

Shri A Raja Reddy . Does the Government propose to relax certain restrictions in the matter of getting guns in view of the changed conditions.

Dr. Chenna Reddy I might suggest that this question should be addressed to the hon Home Minister

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - کیا یہ صحیح ہے کہ اس سلسلہ میں عوام نے اپنی مشکلات کا اظہار احاراب کے درجہ کیا تھا - لیکن اسکے باوجود حکومت نے کوئی انتظام نہیں کیا -

Dr Chenna Reddy In cases which have been brought to our notice, necessary action has been taken

شری عبدالرحمن - یہ حوکھا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایکس لیا گیا ہے نوکھا آرہیل مسٹر داسکتے ہیں کہ کس کس صلح میں ایکس لیا گیا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy I cannot say at this stage the different actions taken at different stages

شری کے - ویکٹ رام راؤ (چاکڈور) - کیا آرہیل مسٹر داسکتے ہیں کہ ابراہیم بن کے تحصیلدار صاحب اور ڈنٹی صاحب کے پاس ایک سکائیپ بیس کیگئی تھی کہ وائلڈ بیسٹس (Wild beasts) فصل حراب کر رہے ہیں اسکے باوجود انہیں مرل لوڈنگ گس (Muzzle-loading guns) واس نہیں دیگئیں -

Dr Chenna Reddy . I do not know where that representation was made and if the complaint is brought to my notice I will certainly look into it

شری عبدالرحمن - ابراہیم بن تعلقہ میں حو ندوقیں سپلائی کیگئی تھیں وہ دوبارہ کون واپس لے لی گئیں ؟

Dr. Chenna Reddy Nothing like that as yet

شری گوپندی کنگاریڈی (زمل - عام) - اگر مہربانی کر کے آرہیل مسٹر ہدی میں حواب دیں تو مناسب ہوگا -

Dr Chenna Reddy It would facilitate my enquiring into it if specific cases are brought to my notice

شری اناچی راؤ (برہنی) - برہنی صلح میں حاص طور پر حیتور تعلقہ میں سوروں کی وجہ سے فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے اسلئے وہاں کے لوگوں نے ندوتوں کے لئے درخواست دی تھی اسکا کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy : If this would have been brought to my notice earlier, I would have definitely looked into it.

شری لکشمی کوٹڈا (آصف آباد - عام) - فی الواقعہ سوروں کی وجہ سے فصلیں حراہ ہو رہی ہیں۔ کنااس نارے میں آریبل مسٹر کچھ سوچ رہے ہیں ؟

Dr Chenna Reddy These details I have already submitted to the House. Certainly, there are different cases in different parts of the State and necessary steps are being taken in facilitating the giving of guns by empowering the Collectors and also by arranging Shikar parties, etc

شری ذاحی شکر راؤ (عادل آباد) - ہتیاروں کی سپلائی کا کیا طریقہ ہے ؟ ہتیار کی سپلائی کس لوگوں کو کھاتی ہے ؟ کیا اسکے لئے کوئی طریقہ معین کیا گیا ہے ؟

Dr Chenna Reddy It is at the discretion of the District Collectors who are authorised to do this

شری جے۔ رام ریڈی (نرساپور) - ندوں کے لئے تعلقدار صاحب سگارڈی کے پاس درخواستیں نیس کی گئیں - ناوجود ایکسال ہونے کے اتک ندوں سپلائی نہیں کی گئی - اس تاحر کی کنا وجہ ہے ؟

Dr. Chenna Reddy I am sorry, I do not have any specific information about this. But I assure the House that I will see to it that no delay is caused in such cases

Mr Speaker Let us proceed to the next question

ALL INDIA CONFERENCE OF SOCIAL SERVICE

* 86 *Shri A Raja Reddy* : Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

(i) Whether the Hyderabad Branch of the All India Conference of Social Service is a Government organisation ?

(ii) If not, why Government servants like Tahsildars are collecting monies from the ryots for the organization like Government demands ?

سونیل سرویس مسٹر (شری شکر دیو) یہ گورنمنٹ کا آرگنائزیشن نہیں ہے اس کا گورنمنٹ سے کوئی سمندہ نہیں ہے - تحصیلداروں کو اس کے سمندہ میں کوئی ادھیکار نہیں دیا گیا ہے -

شری وینکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ کریمنگر تعلقہ کی سونیل سرویس کمیٹی (Social Service Committee) کے سکریٹری حود وہاں کے تحصیلدار صاحب ہیں ؟

شری شکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری متی شاہ جہاں بیگم (رگی) - کیا سوسپل سروس میں گورنمنٹ سروس بھی حصہ لے سکتے ہیں؟

شری تشکر دیو - گورنمنٹ کی جانب سے کوئی معاہدہ نہیں ہے۔

شری سری پت راؤ (یٹر) - کیا یہ صحیح ہے کہ سوسپل سروس کمیٹی کے ارکان افسروں کے درجہ جلدے وصول کرتے ہیں؟ ...

• شری عبدالرحمن - اور نٹل نٹواریوں کے درجہ بھی سوسپل سروس کیلئے ربردستی جلدے وصول کئے جاتے ہیں؟

شری تشکر دیو - ربردستی ہو جلدے وصول نہیں کئے جاتے۔

شری لکشمی کوٹلا - گورنمنٹ کی جانب سے کیا کوئی ایسے احکام دئے گئے ہیں کہ سرکاری ملازمین سوسپل کاموں میں حصہ نہ لیں؟

شری تشکر دیو - سرکار کی طرف سے ایسے کوئی معاہدہ نہیں ہے۔

شری مادھو راؤ پریلکر - (ہنگولی - محموط) سوسپل سروس کیلئے جلدے وصول کرنے کی کیا گورنمنٹ کی جانب سے احارب دی گئی ہے؟

شری تشکر دیو - سبھی طور پر اگر کوئی جلدے لے پاس کے لئے احارب کی ضرورت نہیں ہے۔

شری عبدالرحمن - جو جلدے سوسپل سروس کیلئے وصول کئے گئے ہیں وہ کیا کئے گئے؟

شری تشکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے۔

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - سوسپل سروس کے لئے جلدے جمع کرنے میں کیا محصیلدار صاحبین اپنی پوریشن کا استعمال نہیں کر رہے ہیں؟

شری تشکر دیو - یہ خبر غلط ہے۔

شری اجی راؤ - کیا آنریبل مسٹر کے پاس ایسی شکایتیں وصول ہوئی ہیں کہ چمپوں کے نام سے رسوئیں بھی لپچاتی ہیں؟

شری تشکر دیو - ایسی کوئی شکایت نہیں آئی۔

شری گروا ریڈی (سدی پیٹھ) - اگر سرکاری ملازمین کو اس طرح چمپوں وصول کرنے کی احارب دی جائے تو کیا وہ اپنے عہدہ کا غلط استعمال نہ کریں گے؟

شری شکر دیو - قضی نہیں کریں گے -

شری داجی شکر راؤ - سوسیل کانفرس کے لئے حورولس (Rules) سائے گئے ہیں اسکے عہد ایک کتنی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - اس سوال کا جواب دیے کی ضرورت نہیں کیونکہ سوسیل سرویس کا عملی گورنمنٹ سے نہیں ہے اس لئے اسکے جواب کی ذمہ داری گورنمنٹ پر نہیں ہے -

شری سری راملو - کیا آریبل مسٹر جانتے ہیں کہ منتھی کے ایک تحصیلدار نے سات ہزار روپے میٹریٹی کیلئے جمع کئے تھے لیکن وہ لاپتہ ہو گئے ہیں ؟

شری شکر دیو - میں سمجھتا ہوں کہ اسکا کوئی سمدھ (سبذ) اس سوال سے نہیں ہے -

Mr. Speaker : We shall proceed to the next question.

REHABILITATION CAMPS

* 91 Shri G Hanumantha Rao (Mulug) . Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

Whether and if so, how many persons died in the Rehabilitation camp in Warangal ?

شری شکر دیو - ورنگل کے ساح سوا سڈلی کے کمب میں کچھ لوگ مر گئے ہونگے -

شری کے - ایل نرسہواں راؤ (بلندو - عام) - کیا سوسیل سرویس کمب کے حواریں بیمار ہو گئے تھے ان کے لئے کچھ انتظام کیا گیا تھا ؟

شری شکر دیو - پوری طرح سے کیا گیا تھا -

شری لکشمین کوٹا - کیا وہاں فی الواقعہ کچھ لوگ مرے ہیں ؟

شری شکر دیو - چھان بین کرے سے معلوم ہوا کہ جتنے مرے ہیں ان سے زیادہ پیدا ہو گئے ہیں -

شری داجی شکر راؤ - جتنے مرے ہیں انکی تعداد آتتا سکتے ہیں ؟

شری شکر دیو - اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری اناجی راؤ - کیا چھان بین کرتے وقت برتہ (Birth) کا حساب بھی رکھا گیا ہے ؟

شری شکر دیو - جی ہاں -

شری وی۔ ڈی۔ دیشبانڈے (اباگوڑہ) - اس سلسلہ میں احبار میں حرآئی بھی کہ ایم پیس (M Ps) اور ایم ایل ایر (ML As) لے وہاں حا کر دیکھا ہے اور ان کے کہے کے مطابق تقریباً دس ہزار آدمی مر گئے ہیں - حکوم کے ریکارڈ کی رو سے کیا فیگرس (Figures) ہونگے ؟

شری شنکر دیو - اسکا کوئی آدھار نہیں ہے یہ نالکل سسلس انفر سس (Baseless information) ہے -

شری داجی شنکر راؤ - آب لے ہو فیگرس دئے ہیں کیا وہی صحیح ہو سکتے ہیں اور دوسرے سمرس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ؟

مسٹر اسپیکر - ہو انفرمیس آرریل مسٹر کی حاب سے دیا جا رہا ہے اس کو صحیح سمجھا جاہئے - اس ہر کوئسجس (Questions) میں کئے جاسکتے -

شری عبدالرحمن - ایم بیر اور ایم ایل ایر کی تحقیقات میں حو مواد طاہر کیا گیا ہے اگر وہ علط ہے تو کیا حکوم کی حاب سے اسکی بریدہ کی گئی ہے ؟ اور اگر کی گئی ہے تو کب کی گئی اور کس احبار کے ذریعہ کی گئی ہے ؟

شری شنکر دیو - اسی وب کی گئی ہے حب کہ کوئسجس آیا نہا -

شری کے - یل - نرسہوان راؤ - ایم نز اور ایم ایل ایر کی حو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی بھی کیا اس لے حیدر آباد میں رھکر رپورٹ دی یا وہاں جا کر انکو انیری (Enquiry) کر کے رپورٹ دی ؟

شری شنکر دیو - اسمبلی کی طرف سے ایسی کوئی کمیٹی مقرر نہیں کی گئی ہے -

شری لکشمں کوٹلا - ان امواب کی کیا کوئی حاص وحہ تھی یا عام ؟

شری شنکر دیو - میں تلاچکا ہوں کہ وہ بیچرل ڈیتھ (Natural death) مرے ہیں -

شری کٹھ رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) - کتے مرے ہیں کیا اسکے نارے میں آبکے پاس انفرمیش ہے ؟

شری شنکر دیو - نہیں ہے -

شری کٹھ رام ریڈی - میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ رہابیلیٹس کیمپس (Rehabilitation Camps) میں آخر کتنی امواب واقع ہوئی ہیں ؟ آخر تعداد کیا ہے ؟

شری شکر دیو - ورنگل میں ایسے آٹھ کیمپس (Camps) ہیں - اگر کسی پرسکولر کیمپ (Particular camp) کے بارے میں آپ جا نا چاہتے ہیں تو اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری وی - ڈی - ڈیشپانڈے - یہ انفرمیشن چاہا جا رہا ہے کہ ہر کیمپ میں کتنے آدمی مرے ہیں ؟

شری شکر دیو - اسکے لئے نوٹس دیجائے -

شری وی - ڈی - ڈیشپانڈے - یہ ایک اہم سوال ہے اور اسکے متعلق احکارات میں جی اطلاع آچکی ہے لیکن اسکے بارے میں کیا آنکو معلومات ہیں ؟

چیف مسٹر (شری - بی رام کشن راؤ) - اگر احکارات ہوتو میں انٹرویو (Intervene) کروں - اس سوال پر جس طرح بحث کی جا رہی ہے وہ محض پروپگنڈہ کیلئے کی جا رہی ہے جیسا کہ مسٹر فار سوسل سروس نے کہا ہے - میں اتھارٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انتہا میں جب کہ کیمپ قائم کیا گیا تھا بیس پیچیس ڈتھس (Deaths) کا لڑا (cholera) کی وجہ سے ہوئی تھیں اسکے ادھار ہر ایک عمارت تعمیر کر کے کوشش کی جا رہی ہے - اسکے سوا کوئی دوسری چیز نہیں - اگر کوئی برٹیکولر (Particular) حشر ہوتا تو اسکے ڈیٹیلز (Details) بتائے جاتے - اس سلسلہ میں میں نے پریس کانفرنس میں ڈیٹیلز بتائے ہیں اور اسکی تردید کی ہے - میں نے خود ان سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ جلیں اور کہے ڈتھس ہوئے ہیں مجھے بتلائیں - اس طرح بیسلس (Baseless) طریقہ پر حکومت کو بدنام کر کے کوشش کی جا رہی ہے - میں معزز ارکان سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ وہ اس طریقہ سے باز آئیں اور حکومت کی مدد کریں تو بہتر ہوگا -

شری لکشمی کوٹڈا - فی الوقت جو کوسچن پیش کیا گیا ہے اس میں یہ صاف طور پر دیکھ کتنے ڈتھس ہوئے ہیں - اس سلسلے میں کیا پریٹیکولرز (Particulars) حاصل ہیں کئے گئے ؟

شری شکر دیو - ہر ایک کیمپ میں کتنے ڈتھس ہوئے ہیں یہ ڈیٹیلز طور پر معلوم کرنے کیلئے کافی ٹائم کی ضرورت ہے - اس وقت جنرل طور پر بتلایا جا چکا ہے کہ برتھس (Births) زیادہ ہوئے ہیں -

شری کٹھ رام ریڈی - اسکا مطلب یہ ہے کہ اب تک حتی الامواب ہوئی ہیں انکی مہرست آپ کے پاس موجود نہیں ہے -

مسٹر اسپیکر - آنریبل مسٹر نے کہہ دیا ہے کہ انفرمیشن کلکٹ (Collect) کیا جا رہا ہے -

شری شکر دیو - سوال میں یہ نہیں لایا گیا ہے کہ فلاں ڈیٹ سے فلاں ڈیٹ تک مواد کی ضرورت ہے - سوال حرج طور پر کیا گیا ہے اس لئے جواب بھی حرج طور پر دیا گیا -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - سوال یہ تھا کہ کسے لوگ مرے ہیں - یہ ایک برٹیکولر کوسجس (Particular Question) ہے لیکن اس کے نا وجود بھی تحت کے ڈنارٹمنٹ والوں نے آنکو مواد نہیں دیا - ہم جانتے ہیں کہ وہاں ایک ہزار ڈتھس (Deaths) ہوئے ہیں -

شری بی۔ رام کشن راؤ - یہ الگس (Allegation) غلط ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں - پرائمافاسی (Prima facie) جو بھی ہوگا تبادلا دیا جائیگا -

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے - کیا یہ مناسب نہیں کہ اس کی تحقیقات م - ایل - ایر کی ایک کمیٹی سائی حاکر کر جائے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ - کوئی ضرورت نہیں - اگر آئریبل ممبر چاہتے ہوں تو میرے ساتھ جلیں اور دکھائیں کہ کس ڈفیکٹس (Defects) ہیں - اس سے ٹھہکر میں کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا -

شری جی۔ ہمت راؤ - میں نے جو کوسجس رکھا ہے وہ صاف ہے - الگس کے زمانے میں مجھے ریمالیٹس سنٹر (Rehabilitation centre) کے دیکھے کا انماں ہوا تو میں نے وہاں دیکھا کہ

مسٹر اسپیکر - کوسجس آور (Question Hour) میں ڈسکشن نہیں کیا جانا چاہئے - آئریبل مسٹر نے یہ فرمایا کہ انفرمیشن کلکٹ (Collect) کیا جا رہا ہے - انکے پاس پورا انفرمیشن کیوں نہیں آیا یہ علحدہ مسئلہ ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سوال پر ڈسکس نہیں ہو سکتا -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اسٹیٹمنٹ کے ذریعہ یہ ثابت کر دیں کہ ایک ہزار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں تو کیا آئریبل ممبر تحقیقاتی کمیٹی قائم کریں گے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ - یہ غلط ہے - جب حکومت یہ جانتی ہے کہ یہ بیسلس پروپاگنڈہ (Baseless Propaganda) ہے تو پھر کمیٹی کے قیام کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

شری کٹہ رام ریڈی - جب انفرمیشن ہی کلکٹ نہیں کیا گیا ہے تو پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ یہ الیگیشن (Allegation) بیسلس (Baseless) ہے ؟

مسٹر اسپیکر - انفرمیشن کلکٹ (Collect) ہو رہا ہے -

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ انفرمس کلکٹرس کے پاس موجود ہے۔ نہ ہیں کہ ہمارے پاس کوئی انفرمسٹر ہی نہیں ہے۔

شری پانی ریڈی (ابراہیم پٹن۔ عام)۔ چیف مسٹرکس بسس (Basis) پر کہہ رہے ہیں کہ نہ علت ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں ورنگل سے

Mr Speaker I would like to close the Question Hour

شری جی۔ ہمنٹ راؤ۔ میرا ایک سلیمٹری کوسجی رہ گیا ہے۔ سوسیل سروس مسٹر صاحب کے پاس کوئی ایسی تعداد نہیں ہے یہ مانے کلتے ہم بیان نہیں۔ ہم جانے ہیں کہ گورنمنٹ کے پاس تعداد موجود ہے مگر وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتی کیونکہ اس سے انکا ہانڈا پھوٹ جائیگا۔ وہاں تین سال کا بیج بھی رہا ہے۔ گورنمنٹ نہ کہتی تھی کہ اپوریشن اس واقعہ کو پروپگنڈہ کی بیس سے یور (use) کرتی ہے۔ مگر یہ خیال علت ہے۔ اسکے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جانا ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ مسئلہ بعد میں آسکے گا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوسجی آور کے دوران میں ایسے سوالات آئیں جن پر ڈسکس ضروری ہو تو کیا ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ ایسے سوالات پر ڈسکس کیلئے ۱-۲ گھنٹہ کا وقت رکھا جاسکے گا؟

مسٹر اسپیکر۔ میں نے اس سلسلے میں نئے رولس (Rules) بتائے ہیں جو ایک ہفتہ کے اندر اندر شائع کردئے جائیں گے۔ ان رولس کے لحاظ سے ہمہ میں ایک دن خاص ڈسکس کیلئے رکھا جائیگا۔ اس وقت ایسے مسائل آسکیں گے۔

ایک آپریل مہر۔ پولیس ایکشن کے بعد کئی ہزار لوگ لے گھر ہو چکے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ میں نے اس مسئلہ کو ختم کر دیا ہے۔

Unstarred Questions and Answers

HYDERABAD CO-OPERATIVE COMMERCIAL CORPORATION

71. Shri L R. Ganerwal (Ramayanpeth): Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state:—

(1) What were the assets and liabilities of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd., when it was taken over by the Supply Department?

(2) What provisions have been made for safeguarding the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd.?

Dr. Chenna Reddy (1) The assets taken over by the Civil Supplies Department from the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation comprise of grains, godowns, office registers, records, lorries accessories, etc., etc., and amounts receivable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation

The liabilities comprise of amounts payable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation. The accounts as on the date of taking over are under preparation

(2) The Government of Hyderabad having taken over the assets of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation has accepted to meet the liabilities of this organisation thereby ensuring the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation.

Discussion on the Non-official Resolution No. I.

مسٹر اسپیکر - اب اسکے بعد رزولوشنس (Resolutions) (بیس ہونگے - آج کے ایجنڈے میں یہاں رزولوشن آرڈرل ممبر سری دیسیانڈے کا ہے جسے وہ آنکے سامے پیش کریں گے -

Shri V D Deshpande I beg to move the following resolution namely

This assembly recommends to the Government that immediate legislation and other steps be taken up in the matter of —

(a) Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the fields

(b) One month's leave with pay

(c) Linking up of Dearness allowance with the cost of Living Index Number.

(d) Providing of Bonus Fund compulsorily out of profits

(e) Other social security measures like old age pension, security of service, etc.

(f) Compulsory recognition of Unions by the employers, and

(g) Provision to meet unemployment through allowances and other measures.

Mr Speaker : The resolution is moved.

” شری وی۔ دی دیسپانڈے - میں نے ہاؤس کے سامنے جو قرارداد بیس کی ہے اسے مسترد نہ کرنا اور کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے ضروری قوانین نافذ نہ ہونے کی حالت میں انکے لئے جو چیزیں ضروری ہیں انہیں عمل میں لانا چاہئے۔ اس رزلویوشن میں میں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ

“ Immediate legislation and other steps be taken up in the matter of ”

جہاں قوانین کی ضرورت ہے وہاں قوانین نافذ ہونے چاہئے اور جہاں ضرورت ہو دوسری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس سلسلہ میں میں نے عرض کر دیا جیسا کہ ضروریوں کے سوال سٹر (Centre) کے تحت آتا ہے اور اسٹیٹس (States) کو بھی اس سلسلہ میں ہی دیکھو وہ قوانین نافذ ہوں گے۔ کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) میں بتانا گیا ہے کہ حسب دہلی جیروں میں اسٹیٹ لیجسلیچر بھی قوانین نافذ کر سکتا ہے۔

“ Social Security and social insurance , employment and unemployment

Welfare of labour including conditions of work, provident funds, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit ”

“ Vocational and technical training of labour in factories and collieries , ”

And in the State List there is a provision for

“ Relief of the disabled and unemployed ”

اس سلسلہ میں حیدر آباد لیجسلیچر کو حق ہے کہ وہ ضروری قوانین نافذ کرے۔ اس وجہ سے یہاں کی حکومت کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بنیادی طور پر دستور میں جو فراویسی (Provisions) موجود ہیں وہ مختصر طور پر اب کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ دستور کے دفعات ۳۹-۴۱-۴۲ اور ۴۳ میں مزدوروں کے تعلق سے یہ چیزیں رکھی گئی ہیں کہ

In Directive Principles of State Policy

Art 39 “The State shall, in particular, direct its policy towards securing —

(a) that the citizens, men and women equally, have the right to an adequate means of livelihood ,

(b) that the ownership and control of the material resources of the community are so distributed as best to subserve the common good ;

(c) that the operation of the economic system does not result in the concentration of wealth and means of production to the common detriment ,

(d) that there is equal pay for equal work for both men and women ,

(e) that the health and strength of workers, men and women, and the tender age of children are not abused and that citizens are not forced by economic necessity to enter avocations unsuited to their age or strength ,

(f) that childhood and youth are protected against exploitation and against moral and material abandonment ”

نہ آرٹیکل ۳۹ کے تحت براویوں (Provision) رکھا گیا ہے دفعہ ۱۱ میں
کہا گیا ہے کہ

Art 41 The State shall, within the limits of its economic capacity and development, make effective provision for securing the right to work, to education and to public assistance in cases of unemployment, old age, sickness and disablement, and in other cases of underserved want

آرٹیکل ۴۱ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 42 The State shall make provision for securing just and humane conditions of work and for maternity relief

آرٹیکل ۴۲ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 43 The State shall endeavour to secure, by suitable legislation or economic organisation or in any other way, to all workers, agricultural, industrial or other-wise, work, a living wage, conditions of work ensuring a decent standard of life and full enjoyment of leisure and social and cultural opportunities and, in particular, the State shall endeavour to promote cottage industries on an individual or co-operative basis in rural areas

دستور کے حو دعاب میں لے آتے کے سامنے تلاتے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ دستور کا یہ مسأ ہے کہ ملک کے اندر بیرونگاری نہ ہو۔ ہر ایک کو روزگار مہیا کر دینا حکومت جلد سے جلد کو سس کرے۔ اسکے ساتھ ساتھ دستور کا یہ بھی مقصد ہے کہ ہر شخص کو حو ضروری روزگار ملنا چاہئے اس کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت ضروری قوانین نافذ کرے۔ بوڑھوں کے لئے انکی خدمت کے معاوضہ میں یس کا انتظام کرے بحوں کے لئے علم کا انتظام کرے۔ رہنے کیلئے گھروں کا انتظام کرے۔ اس سلسلے میں حکومت یہ دیکھے کہ کسی کو تکلیف ہو۔ ملک کی دولت خاص طبقوں میں زیادہ مقدار میں جمع نہ ہوتی جائے۔ اس طرح دستور کا یہ مقصد ہے کہ ملک کے اندر ہر آدمی کو روزگار ملے۔

ہے جی ہاں۔ یہ کہ ہر شخص کو روزگار فراہم ہو۔ ہر آدمی کو کام ملے درائع
میں سے۔ جن کے تحت یہ چیزیں صاف صاف ظاہر کر دی گئی
ہیں سو ہمارا جی یہ فرض ہونا ہے کہ ہم بھی اس سلسلہ میں جلد از جلد اس کو
مستحضر کے سامنے سن کر تاکہ بچوں کی تعلیم کا انتظام ہو سکے۔ گھروں کا انتظام
ہو سکے اور اسے اساتذہ مہیا ہوں جسکی وجہ سے دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو جائے
بلکہ دولت کی تقسیم مضافہ ہو۔ اس سلسلہ میں جو رولیں اب ہاؤس کے سامنے رکھا گیا
ہے اس پر غور کیا جائے تو مناسب ہے۔

اس سلسلہ میں حکومت ہیدرآباد کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جسکے
صدر سنٹر رنگے نے کمیٹی کے تحقیقات کرنے کے بعد یہ خیال ظاہر کیا کہ بیکس ویم
(Basic Wages) کا سوال چار طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ان ایکٹس - Enactment

۲۔ آرbitration کورٹ - Arbitration Court

۳۔ جنرل ویجس بورڈس - General Wages Boards

۴۔ اسپیشل ٹریڈ بورڈ - Special Trade Board

ان چار طریقوں کے درمیان سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اتنا مواد
فراہم کرنے کے بعد انہوں نے سفارش کی ہے کہ ہیدرآباد ریاست کیلئے بنیادی احرب
۲۶ روپیہ اور مہنگائی بھتہ ۲۴ روپیہ مقرر کیا جائے۔ ہیدرآباد کی حکومت نے ۲۶ روپیہ
بنیادی احرب گورنمنٹ کے کارخانوں کے مزدوروں کیلئے نو ماں لیا ہے لیکن جو خانگی
کارخانے والے مزدور ہیں انکے لئے ابھی کوئی بنیادی احرب مقرر نہیں کی گئی ہے۔ چونکہ
میں مزدوروں کے ساتھ کام کرتا ہوں اسلئے مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اس قانون کے
نہ ہونے کی وجہ سے لیبر آفیسر کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ وہ خانگی
رکھانہ داروں پر کوئی پریشر (Pressure) نہیں ڈال سکتے کہ وہ
بنیادی احرب دیے کیلئے رضامند ہو جائیں۔ ناندیڑ میں لیبر آفیسر نے فیکٹری کے
مالکوں کی ایک کانفرنس بلائی تھی۔ اس کانفرنس میں جیسنگ فیکٹری کے مالک ایک
پارسی صاحب تھے جنکا نام مجھے اسوقت یاد نہیں ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کمیٹی
کی یہ رپورٹ ایک ریکمڈنڈری (Recommendatory) نوعیت رکھتی
ہے۔ چاہیں تو اسکو ہم مان سکتے ہیں اور نہ چاہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جبکہ
حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی اور مواد فراہم کر لیا ہے تو سچا بنیادی احرب
۲۶ روپے مقرر ہونی چاہئے۔ اسلئے ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ مالک کارخانہ
بنیادی احرب کو قبول کر لے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالک یہ کہتے ہیں کہ
ہم اتنی احرب نہیں دیسکتے۔ بار بار کارخانے کے مالکوں کے سامنے یہ سوال آتا ہے

لیکن کیا میں یہ بوجھ سکتا ہوں کہ جب یہ لوگ ناراضا کرکپاس خریدتے ہیں تو اسوف حو بھاؤ اہیں نایا حاتا هے اسكو قول نه كر كے بعیر حریدے وانس آحائے ہیں اور انسا كارحانہ سد كر دیتے ہیں ؟ حب اس معامله میں ایسا مہیں كرتے تو پھر مردوروں كے معامله میں اہیں كیوں اصرار رھتا هے ؟ اہیں اس معامله میں بھي كاس كے بھاؤ كی طرح مردوروں كے مطالبات كو قول كرنا چاھئے۔ كم اركم انكے مطالبات كو اس حد تك تو قبول كرنا چاھئے كه ان بیچاروں كو رندگی كیلئے حو چیریں ضروری ہیں انكے حاصل كرنے كیلئے آسانی حو حائے۔ همیں ایک ایسا نظام قائم كرنا چاھئے حسمیں هر آدمی كیلئے رورگار كا انتظام كسا حاسكے تب هی هم اسكو ایک ولعیر اسٹیٹ (Welfare State) كہہ سكيں گے۔ بنیادی احرب كو اگر حكومت لارمی قرار دے تو كارحائے كے مالكوں كو یہ كہے كا موقع نه رھيگا كه هم اتی احرب مہیں دے سكتے حسطرح رامیثیریل (Raw Material) كی حو بھي قیمت قرار نائے كارحائے كے مالك اسے دیے كیلئے بیار حو حائے ہیں اسی طرح مردوروں كی بنیادی احربیں دیے كیلئے بھي اہیں بیار حونا چاھئے ورنه اہیں كارحائے كے چالے كا حق مہیں رھيگا۔ میں اسكو مانتا حوں كه اندسٹریلسٹس (Industrialists) كو بیروی مال كے كاسٹیس كی وحه سے نقصان حونا هے لیكن اہیں اس نقصان كی پائحائی مردوروں كی احربوں سے مہیں كری حاھئے۔ اگر اندسٹریلسٹس كو كیچھ نقصان حو رھا حو تو حكومت كا فرض هے كه انكی مدد كرنے لیكن ساتھ ہی حكومت كو چاھئے كه وه كارحانوں كے مالكوں كو ان سادی حیروں كے مال لیے كیلئے محبور كرے۔ كمیٹی كی سعارشات كے تحب ۲۶ رویه بیسك ویچ (Basic Wage) كا مہیں هے۔ اندكس نمبر (۱۶۰) Index number) كے تحب بنیادی احرب ۴۲ رویه دیجائی چاھئے لیكن چوبكه كمیٹی نے یہ محسوس كیا كه مالكان كارحانہ حواب انی احرب مہیں دیسكتے اس لئے اس نے ۲۶ رویه یگار (پیگار) دیے كی سعارس كی۔ عور طالب یہ هے كه كارحانہ دار لاكھوں رویه سافع كائے كے ناوحود مردوروں كو بنیادی احرب دیے كے لئے تیار مہیں ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا حوں كه اس سلسله میں حكومت كو چاھئے كه ضروری قانون نائے۔ حب میں نے میونسپل وركرس (Municipal Workers) كا سوال عھده داروں اور مسٹر كے سامے ركھا تو اسوس كے ساتھ كھا پڑنا هے كه اہوں نے فرمایا كه ہارے هاں اننے مڈس مہیں ہیں كه ۲۶ رویه یگار دے سكيں بعض وقت تو گورنمنٹ یہ كھتی هے كه میونسپلٹی گورنمنٹ كا حزو مہیں هے لیكن حب اسكے بحث كا مسئله آنا هے تو حكومت كھتی هے كه وه ہاری سظوری سے تیار حوگا۔ آپكو احساس حونا چاھئے كه وهاں عرب مردور كام كرتے ہیں۔ عرب مردوروں كے لئے آب كے پاس فنڈ نہیں هے تو آپكو فنڈس مہیا كرنے چاھئیں۔ حو اصول قائم حو اسكے مائل میونسپل وركرس كو بھي بگار ملنا چاھئے۔ حكومت كی طرف سے یہ كھا حاتا هے كه چونكه میونسپلٹی گورنمنٹ كسرن (Government concern) مہیں هے اس لئے اس لئے یہ لاگو مہیں حوتا۔ لیكن میں سمجھتا حوں كه یہ گورنمنٹ كنسرن هے اس لئے

ہیں۔ ۲۔ زوسہ بنیادی احرب دیہی چاہئے اور اسکے لئے ضروری سدس حکومت کو فراہم کرے چاہئیں۔ اگر ضرورت ہو تو گریڈڈ ٹیکس (Graded Taxation) بڑے طبقہ پر عائد نہا سکتا ہے۔ آنکے حافظہ کو نازہ کرے کیلئے میں دستور ہد کی دفعات کو نہ دلا نا حاجت نہوں۔ دستور ہد میں کہا گیا ہے کہ بنیادی احرب دیہے کیلئے ہو کچہ کارروائی ضروری ہو لری چاہئے۔ ملک میں مالدار بھی ہیں اور عرب بھی ہیں۔ حکومت اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھائے نا کہ میونسپل ورکرس (Municipal Workers) اور دوسرے دروڑوں مردوروں کو بنیادی احرب کے دیہے کا انتظام ہو سکے۔ جس طرح ہمارے فڈاسٹل سوک رائٹس (Fundamental Civic rights) ہیں اسی طرح نہ بھی ہمارے رائٹس (Rights) ہیں۔ لیکن اگر ہم رندہ ہیں رہ سکے ہو کوئی کام نہی نہیں کر سکتے۔ اس نازے میں حکومت رناده سے رناده بوجہ دے ہو ٹھیک ہوگا۔ دوسری چیز ہو میں آنکے سامنے رکھا چاہا ہوں وہ فکٹری لیبرس (Factory Labourers) کے ساتھ ساتھ کمپ مردوروں کا مسئلہ ہے جس کے لئے بیک وچس (Basic Wages) مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مینیم وچس ایکٹ (Minimum Wages Act) سے ۱۹۴۸ع میں نافد کیا گیا۔ ویر وچس بل (Fair Wages Bill) پچس کا گیا حوائڈرکسیڈریس (Under Consideration) ہے۔ لیبرس کے لئے ویر وچس قائم کرنے کے سلسلہ میں یہ حوبل پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑا ٹاسک ہے۔ جیسا کہ مجھے معلوم ہے اس میں یہ کہا گیا ہے۔

“Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the field”

اس میں اگریکلچرل لیبر (Agricultural Labour) کے لئے ڈسمبر سے ۵۳ع تک مینیم وچس قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ہمارے اسٹیٹ کے حو اگریکلچرل لیبرس ہیں ان کے حالات کا مطالعہ کر کے ان کیلئے کیا احرب رکھی جائے یہ طے کرنا ہمارا کام ہوگا۔ اس سلسلہ میں حکومت کو فوری ضروری تدابیر اختیار کرنا چاہئے اور اس سلسلہ میں حکومت کو جلد از جلد قدم اٹھانا چاہئے۔ گنگا پور رعلقہ میں بہ کم معاوضہ پر کمپ مزدور دن پھر کام کرتے ہیں لیکن اسکے دوسرے طرف ممٹی اسٹیٹ کے علاقہ میں مردور کو روزانہ دو ڈھائی روپیہ ملتے ہیں۔ چونکہ گنگا پور میں ریسیداروں اور ساہوکاروں کی مونا پلی (Monopoly) ہے اسلئے وہاں روسہ سوا روپیہ پر ان مزدوروں کو کلمہ کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان مزدوروں کو قرضہ بھی دیا جاتا ہے اور اس قرضہ کے تحب ان مردوروں کو ۲-۳ سال تک کلم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ قرضہ کیوں حاصل کرتے ہیں۔ مگر ہمیں دیکھا چاہئے کہ ان کی بھی تو ضروریات ہیں۔ بیماری۔ بچوں کی سادی وغیرہ کے سلسلہ میں وہ لوگ قرضہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کا سلسلہ سالہا سال جاری رہتا ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ ان کمپت مردوروں کے مسائل کو لیجسلیش (Legislation)

کے دریعہ حل کیا جائے اور ان کے لئے احرت مقرر کی جائے۔ کارخانہ کے مزدوروں سے زیادہ کھیت کے مزدور اسکے مستحق ہیں۔ ان کے لئے زمین بھی مہیا کرنی چاہئے۔ زمین کے مہیا کرنے کی اسکیم نو عور کرنا اور انکے لئے بنیادی احرب کم از کم ۲۶ روپیہ مقرر کرنی چاہئے اور مہنگائی بھتہ ۲۴ روپیہ ہونا چاہئے۔ ایک آرڈر کے دریعہ ان کی بنیادی احربیں طے کر دیں چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک احبا قدم ہوگا۔ دوسری چیزوں کی نہ سب یہ زیادہ اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ حکومت کو حلد ار حلد ریگے کمیٹی (Rege Committee) کی سفارسات کو لاگو کرنا چاہئے۔ صرف بنیادی احرت کا سوال ہی نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ جیسا کہ دسور ہڈ میں لکھا گیا ہے انکو ٹھیک طریقہ سے زندگی سر کرنے کے لئے ایسا پکار مقرر کرنا چاہئے جو ان کے لئے پیٹ بھر روٹی مہیا کر سکا صاس ہو۔ حانجیہ ایسے بیک (Basic) اور مینیم ویز (Minimum Wages) مقرر کرنے چاہئیں جس سے ان کی زندگی آرام سے سر ہو سکے۔ نہ ایک ضروری قدم ہے جو حکومت کو فوری اٹھانا چاہئے۔

دوسری چیز جو میں یہاں رکھ رہا ہوں وہ ”ون مٹھس لیو وٹھ یے“ (One month's leave with pay) ہے۔ اسمبلی کے اندر ہم ۳-۴ گھنٹے کام کرتے ہیں اور دوسرے آفیسر ۶ گھنٹہ کام کرتے ہیں۔ دوسرے آفیسروں کو رخصت و عہدہ کی سہولتیں حاصل ہیں مثلاً سماری کی رخصت، کیا ڈول لیو (Casual leave) اور دوسرے اقسام کی لیو (Leave) ان کو مل سکتی ہے۔ لیکن مزدور کارخانہ کے اندر صبح سے شام تک کام کرتا ہے جوں پسینہ ایک کرتا ہے اور ملک کی دولت پیدا کرتا ہے اس کے لئے ہم اگر اس چیز کی ضرورت کو محسوس نہ کریں تو افسوس ہے۔ ان کو بھی تو آخر ریسٹ (Rest) کی ضرورت ہوگی۔ کچھ آرام کی ضرورت ہوگی اس کا خیال نہیں کیا جاتا۔ مزدور تحریک سے میرا تعلق پچھلے ۱۰ سال سے ہے۔ جب بھی میں کارخانہ داروں سے ملتا ہوں تو وہ شکایت کرتے ہیں کہ مزدور زیادہ کام نہیں کرتے۔ امریکہ اور انگلینڈ کے اندر مزدور زیادہ کام کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ یہاں کے مزدور کے بارے میں کیا کوئی ایک ڈاکٹر کی طرح یہ بھی عور کرتا ہے کہ ان کو جو عدا دیجاتی ہے اور ان کے رہنے سہنے کا جو انتظام ہے کیا وہ اس قابل ہے کہ ان کی افیشیسی (Efficiency) کو بڑھا سکے؟ کیا آدھا پیٹ کھا کر افیشیسی برقرار رکھی جاسکتی ہے؟ ممکن ہے کوئی ایڈیلسٹ (Idealist) آدھا پیٹ کھا کر اپنا کام کر سکے لیکن وہ بھی زیادہ دن نہیں کر سکتا۔ اوں مزدوروں کو تو صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا ہے۔ بعض کو تو راتوں میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ انکے آرام کا کوئی انتظام نہیں۔ اگر وہ اپنی زندگی کی ضروریات کے سلسلے میں کسی دن کارخانہ نہ جائیں تو غیر حاضری پڑتی ہے انہیں اپنی زندگی کی ضروریات کی تکمیل کے لئے موقع دیا جانا چاہئے۔ اب انکے لئے جو قوانین بناتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں جیسے کہ اگر کسی بیل کو رور سے پیٹا جائے تو وہ بھی رور سے دوڑتا ہے۔ مزدور کو رخصت پہ پکار کا لالچ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس

لایج میں رناده دن کام کرے۔ حالہ قانون میں ۱۵ دن کی رخصت معہ نگر رکھی گئی ہے۔ مگر اسکی پہلی سرت یہ ہے کہ کوئی مردور آٹھ دن سے رناده گھر نہ رہے۔ مردور صبح سے سام تک کام کرنا رہتا ہے۔ اسے اپنے رہنے سہنے کا انتظام کرنا پڑتا ہے اور ہر شوسکی صورت میں ڈاکٹر سے علاج کروانے کیلئے بھی بیسے نہیں ہوتے۔ میں یہ سوچنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ان ضروریات کی تکمیل کے لئے اگر ۸ دن بلا احارب گھر نہ رہجائے تو اسے ۱۵ دن کی رخصت مع تجواہ کا بھی مستحق کون نہیں سمجھا جاتا؟ حالہ فیکٹری ایکٹ میں نہ ۱۵ دن کی حوتیم آئی ہے اس سے پہلے کے قانون میں ۱۰ دن رکھے گئے تھے اور یہ دس دن ہی اچھے تھے۔ آئرسل ممبرس آف دی اسمبلی کے سامنے اس وصاحت کی اس لئے ضرورت ہے کہ وہ ممکن ہے اس سے واقف ہوں کہ کارخانوں میں مردور کو فی سال ۳۰ دن یا ۳۰۶ دن کام کرنا پڑتا ہے۔ پہلے قانون کے تحت کوئی مردور ۲۳۰ دن بھرا کام کرے تو اسکو ۱۰ دن کی رخصت معہ نگر کے مل سکتی تھی۔ حدید قانون میں دس دن کے بجائے ۱۵ دن کئے گئے ہیں لیکن اسکے ناوجود سرت انی کڑی رکھی گئی ہے کہ کوئی مردور ۵۲ یا ۵۳ دن سے زیادہ غیر حاضر نہیں رہ سکتا۔ آج ہی بتلائے کہ ہم اچھے حالات میں رہے والے لوگ بھی سال بھر میں کافی رخصت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کیا اس مردور کو سال میں ۵۲ دن سے زیادہ رخصت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟ کیا کبھی آٹھ دس دن گھر پر بغیر احارب کے رہا نہیں پڑتا؟ کارخانے کے مردوروں کو کبھی ایسی ضرورت ہو ہی جاتی ہے۔ کبھی کسی کا بھائی مر جاتا ہے۔ کسی کا باب مر جاتا ہے۔ کسی کی ماں مر جاتی ہے۔ وہ گھر چلا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں احارب گھر جانیکی شکایت ہوتی ہے۔ اور آٹھ دن سے رناده ہو جانیکی صورت میں اسکی ۱۵ دن کی رخصت کا حق بھی حتم ہو جاتا ہے۔ پہلے قانون میں یہ نہیں تھا۔ پہلے قانون میں یہ تھا کہ سال میں ۲۳۰ دن حاضر رہے تو جیسا ہے وہ احارب حاصل کرے یا نہ کرے وہ رخصت کا مستحق ہو جاتا تھا۔ موجدہ قانون کے تحت وہ احارب کے ساتھ ۵۲ دن غیر حاضر رہ سکتا ہے اور اسمیں بغیر احارب کے ۸ دن سے رناده نہیں رہ سکتا۔ میں عثمان شاہی ملز کا صدر ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ.....

مسٹر اسپیکر - عثمان شاہی ملز کے صدر یا.....

شری وی۔ ڈی۔ ڈیشپانڈے - معاف کیجئے میرا مطلب یہ تھا کہ میں عثمان شاہی ملز ورکرس یونین (Osmanshahi Mills Workers' Union) کا صدر ہوں۔ میں نے مردوروں سے معلوم کیا ہے۔ مزدور یہ کہتے ہیں کہ ۱۰ دن کی رضا ہوئی جاہئے لیکن اس شرط کے ساتھ ۱۵ دن بھی ٹھیک ہیں۔ یہ ۱۵ دن تو ہیں مگر ایسے کہ ”گھی دیکھا بڑگا نہیں دیکھا“، معلوم تو ہوتا ہے کہ ۱۵ دن مل رہے ہیں۔ مردور یہ دیکھ رہے ہیں کہ پہلے کم از کم ۱۰ دن تو مل سکتے تھے۔ میں یہ تفصیلات آپ کے سامنے اور آئریبل لیبر مسٹر کے سامنے اس وجہ سے رکھ رہا ہوں کہ آپ کو یہ معلوم ہو کہ کارخانہ کے مردور کیا دقتیں محسوس کر رہے ہیں۔ یہ کانکریٹ لسٹ (Concurrent list)

میں ہے اور فیکٹریز ایکٹ (Factories' Act) بھی کمپنٹ لسٹ کے تحت آتا ہے۔ ہیدرآباد کا لیجسلیچر اسکا محار ہے کہ وہ برسم کرے اور اگر نہیں کرسکا اور مسیر قابوی یہ مشورہ دیدے کہ یہ ہمارے ہاتھ میں ہیں تو وہ اس مسئلہ کو آگے ریپرٹ (Represent) کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی مردور ۱۵ یا ۲ دن کام کرتا ہے اسکو ایک دن کی رصا پگار کے ساتھ دی جانی چاہئے۔ اگر یہ ہو تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ عملا مردوروں کو مع پگار کے رخصت نہیں ہوسکتے گی اور اس طرح کے قاعدوں سے کوئی فائدہ ہوگا۔ جو شرط رکھی گئی ہے اسکو لیجسلیٹر سنا جائے تاکہ مردوروں کے لئے کافی گنجائش رہے۔ اس سلسلے میں ممٹی میں مل اوپر اسوسی ایس (Millowners' Association) اور مردوروں کے درساں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اگر کارخانہ دار اچھی سہولتیں دیتے ہیں تو قابوں کو رکاوٹ نہیں بنانا چاہئے۔ یہاں بھی لیبر مسٹر کو چاہئے کہ وہ کارخانہ داروں کو بنیاد رکرس۔ ۸ دن کی بجائے ۲۲ یا ۲۵ دن کی غیر حاضری کی صورت میں بھی رخصت مل سکے ایسا معاہدہ ہونا چاہئے۔ بنیاد صاحب حب ممٹی میں مسٹر تھے تو انہوں نے سہ ۱۹۳۸ء میں مل اوپر سے یہ معاہدہ کرایا تھا۔ یہی اقدام یہاں بھی ہونا چاہئے تاکہ مردوروں کو رخصت مل سکے۔ یہ پہلی چیز بھی جو میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ۱۵ دن کی رخصت کافی نہیں۔ ایک مہینے کی رخصت مع پگار ہونا چاہئے۔ اب چاہتے ہیں کہ ملک کی بنیاد وار بڑھے ملک کی دولت میں اضافہ ہو ہم بھی چاہتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا مردور بھی ایسا ہی پیدا کرے جتنا کہ امریکہ کا مزدور پیدا کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے ویسے حالات پیدا کرنا ضروری ہے۔ مردوروں کو اتنی فرصت اور اتنا آرام دینے کے لئے وہ نارہ توانا بن سکیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے پاس اس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ایسٹرن (Eastern) یورپ کے علاقوں میں بڑے بڑے راجاؤں میں راجاؤں کے محلوں کو سپیشورس (Sanatoriums) میں تبدیل کیا گیا ہے اور مردور وہاں معہ نگار رخصت پر بھیجائے جاتے ہیں۔ ان مقامات پر مردور تفریح کر کے اپنی طاقت بڑھا کر واپس آتے ہیں اور اپنی بڑھی ہوئی طاقت سے زیادہ افشسی (Efficiency) کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ یہ طریقہ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ ممٹی گورنمنٹ کے مدرسوں کی حد تک یہ انتظام کیا ہے کہ انہیں لوناوڑا اور مہالیشور جیسے مقامات پر بھیجتی ہے تاکہ وہ اپنے دماغ کو ٹھیک کر کے بچوں کو پڑھا سکیں لیکن جس طرح دماغ کو آرام کی ضرورت ہے اسی طرح جسم کے لئے بھی آرام ضروری ہے۔ اسی طرح کارخانہ کے مردوروں کو ایک مہینے کی رصا مع پگار دیں تو اس سے پروڈکشن (Production) میں کمی تو ہوگی۔ انکے دماغ اور جسم کو تازگی پہنچنے اور انکی طاقت بڑھے سے وہ اور زیادہ پروڈکشن کرسکیں گے۔ اسلئے ایسے قاعدے ہونے چاہئیں کہ مزدور ہندوہ دن کی رصا سے استفادہ کرسکیں۔ اس سوال پر اس لحاظ سے بھی غور کیا

ہائے کہ ناٹ گورنمنٹ سرویس کے لئے اب کیا سہولتیں دیتے ہیں۔ وہ تو رورائہ جہ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن مردوروں کو آٹھ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لئے رصا کا مناسب انتظام ضروری ہے۔

سری جیر مہنگائی بھتہ ہے۔ اسکے بارے میں مجھے یہ عرصہ کرنا ہے کہ اس سلسلے میں ریگے کمیٹی نے حوثقیقات کی ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ ریاسد حیدرآباد میں ڈیرس الوس (Dearness Allowance) کم از کم ۲۶ روپیہ ہونا چاہئے سپر حیدرآباد میں ۲۶ اور دیہات میں ۲۴۔ یہاں ڈیرس الوس مختلف مقامات پر مختلف طریتوں سے دیا جاتا ہے اس سلسلہ میں کوئی نیادی کام نہیں کیا گیا ہے جسکی رو سے اسکے یکساں بنایا جاسکے۔ جسے جیسے مہنگائی بڑھتی ہے اسی لحاظ سے مہنگائی بھتہ بھی بڑھا جائے۔ ریگے کمیٹی نے بھی ابی رپورٹ میں یہ بتایا ہے کہ مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی بھتہ بھی بڑھانا ضروری ہے کیونکہ موجودہ صورت یہ ہے کہ اب کے ۱۰ روپیہ ۱ سال پہلے کے ۲۵ روپیوں کے برابر ہیں۔ اس لحاظ سے اگر اب کسی کو (۱۰۰) روپیہ دئے جاتے ہوں تو ریل ویجس (Real Wages) کے لحاظ سے وہ ۲۵ روپیہ ہی سمجھے جائیگے۔ حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے اور خاص کر مردوروں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اب انہیں حو ویجس دئے جا رہے ہیں وہ ریل ویجس کے اعتبار سے کم ہیں۔ جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی ہے اسی لحاظ سے مردوروں کے پگوار اور ڈیرس الوس میں اضافہ ہونا چاہئے تاکہ کمپاٹ بیوٹرائیزس (Complete Neutralisation) ہو سکے۔ یہ مسلمہ ہے کہ بیوٹرائیزس کہیں ۵۰ فیصد اور کہیں ۵۰ فیصد ہوا ہے احمد آباد میں ۱۰ فیصد ہوا ہے۔ اس اعداد سے کارخانوں میں مردوروں کو حو احرر ملتی ہے وہ ریل ویجس (Real Wages) کے لحاظ سے کم ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ریگے کمیٹی کی سفارشات سنہ ۱۹۵۰ء میں سامنے آئی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ جلد سے جلد تحقیقات کر کے مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی الوس کو بھی بڑھانا چاہئے لیکن اس سلسلہ میں اتک کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں ۲۸ - ۲ - ۵۱ تک کام کیا گیا۔ آگسٹ ۱۹۵۱ء تک حسا کہ میں نے بڑھا تین میٹنگس ہوئے۔ اگر آگسٹ ۵۱ء تک انکے یہ میٹنگس ہوچکے تھے تو پھر میں یہ سمجھے سے قاصر ہوں کہ اب جبکہ ایک سال ختم ہو رہا ہے حکومت نے کیا قدم اٹھایا۔ کیا حکومت اسکی وضاحت کریگی۔ کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ مہنگائی خود بخود ختم ہو جائیگی؟ کم سے کم اب نو ایسے امکانات نہیں ہیں۔ درمیان میں سلپ (Slump) ضرور آیا تھا قیمتیں ضرور گری تھیں۔ ہمیں امید تھی کہ قیمتیں گری جائیگی۔ لیکن قیمتیں پھر چڑھ گئیں۔ مہنگائی بدستور قائم ہے۔ اسلئے مہنگائی بھتہ کا سوال بدستور قائم ہے۔ مہنگائی کے ساتھ مہنگائی بھتہ کو بھی بڑھانا چاہئے کیونکہ قیمتیں پھر بڑھ رہی ہیں۔ اسلئے میں لیبر مسٹر صاحب سے یہ عرصہ کرونگا کہ وہ ریڈ ٹاپزم (Red Tapism) کو ختم فرما کر جلد سے جلد اس چیز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

اسکے بعد میں ایک دو چیریں عرص کر کے ایسی تقریر حتم کرونگا۔ بوس کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ اس سوال کو اس طرح سے رکھے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں تجربہ ہوا ہے کہ مختلف وجوہات بنا کر مردوروں کو بوس نہیں دیا جاتا۔ جیانیہ عہد ساھی ملر میں دو سال پہلے بوس کا سوال اٹھایا گیا تھا۔ اوس وب حکومت کی طرف سے نہ ناسدی عاید کی گئی تھی کہ سیر ہولڈرز (Share holders) کو حصہ فیصد سے زیادہ ڈویڈنڈ (Dividend) نہیں دیا جائے۔ اس وجہ سے ریزرو فنڈ (Reserve Fund) کو بوس سیرز (Bonus Shares) میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس شخص کا ایک سیر تھا اوس کو مرید تقریباً ایک سیر مف میں دیا گیا۔ ملا میرا ایک سیر تھا تو مجھے پورے دو سیر مل گئے۔ پہلے $\frac{1}{4}$ فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا تھا اور اب ۹ فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا ہے۔ حکومت نے یہ راستہ اس لئے نکالا ہے کہ کسی طرح سیر ہولڈرز کو زیادہ فائدہ دیا جائے۔ لیکن جب مردوروں کے بوس کا سوال آتا ہے تو اوسکو نالائے طاق رکھا جاتا ہے اور مافع سیر ہولڈرز میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح تقریباً ۳۰ لاکھ روپیہ سیر ہولڈرز میں تقسیم کیا گیا۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ چونکہ حکومت کے تحت ہے اس لئے اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہونا یہ ہے کہ حورافٹ (Profit) ہوتا ہے اس میں ایسی کوسس کی جاتی ہے کہ مردوروں کو بوس نائے کا کوئی موقع باقی نہ رہے۔ بوس اس لئے دیا جاتا ہے کہ سیادی احرین کافی ہیں ہوں اور مہنگائی بہتہ کافی ہیں ہوتا۔ اس لئے بوس کی شکل میں اس کا تکملہ کیا جاتا ہے بمئی انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ (Bombay Industrial Trust Fund) کا یہ فیصلہ ہے کہ بوس ضروری ہے۔ نگار کی کمی کو بورا کرنے کے لئے بوس دیا جاتا چاہئے۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کا فیصلہ صحیح ہے۔ حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاہئے۔ کم از کم انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے تحت حورکسرنس (Concerns) ہیں انکے معلو سوچنا چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں جس طرح ہرافٹ (Profit) سے ڈویڈنڈ کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح مردوروں کو بھی انکی محب بر ڈویڈنڈ قائم کیا جانا چاہئے۔ مالکان ایسے ایسے طریقوں سے کیلکولینس (Calculations) کر سکتے ہیں جس سے یہ نتاسکین کہ ہرافٹ نہیں ہوا ہے۔ مہمٹ بورڈ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈریپسین چارج (Depreciation Charge) دیا گیا۔ ۲۰ فیصد ریزرو فنڈ (Reserve Fund) میں ہے۔ اور ساڑھے بارہ فیصد مینیجنگ کمیٹی کا کمیس ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک دو لاکھ کا ڈویڈنڈ دیا گیا ہے۔ اس لئے کچھ نہیں بجا۔ لہذا بوس نہیں دیا جاسکتا۔ جب مردوروں سے زیادہ محب کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسکی ضرورت ہے کہ مہمٹ کے ساتھ مردوروں کے نمائندوں کو اسوسی ایٹ (Associate) کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ واقعی فائدہ ہو رہا ہے یا نہیں۔ مجھے ناڈیڈ میں تجربہ ہوا۔ ناڈیڈ میں کیاس کی خریدی کے سلسلہ میں ۲۰ لاکھ روپیہ کا نقصان بتایا گیا۔ لیکن اگر مردوروں کے نمائندوں کو ان کے ساتھ اسوسی ایٹ کرنے کا موقع دیا جاتا تو میں یقین سے بتلا سکتا

ہوں کہ وہ اس میں ہوسکتا - حکومت کو اس کے لئے راستہ نکالنا چاہئے اور مردوروں کے نمائندوں کو انریس (Co-operation) حاصل کرنا چاہئے - میں یہ عرض کروں گا کہ پراٹ میں مردوروں کے لئے بوس کا حصہ رکھا جانا چاہئے - بوس کا مقصد یہ ہونا ہے کہ چونکہ گارنا کافی ہوتی ہے اسلئے بوس کے ذریعہ اوسکی تکمیل ہوسکے - اس کو دھماں میں رکھ کر حکومت کو عور کرنا چاہئے - مٹی میں یہ حورک اوٹ (Work-out) کیا گیا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈپریسیس اور ۲۰ فیصد ڈویڈنڈ اور ۶ فیصد مسیحک کمیٹی کا کمیشن نکالنے کے بعد اس ماف میں بجا کہ بوس دیا جاسکے تو پھلا اسی ناموں کو مردور کیسے قبول کرسکتے ہیں ؟ ڈپرس بوس بوس سے کم ملتا ہے نوکیا پراٹ سیرنگ اسکیم (Profit Sharing Scheme) کے لئے مردور تیار نہ ہونگے ؟ اس جہر کو سامنے رکھے ہوئے اگر پراٹ سیرنگ اسکیم بنائی جائے اور مردوروں کے نمائندوں اور کارخانہ والوں کا اسوسی ایشن (Association) ہو تو یہ سوال حل ہوسکتا ہے - سوسل سیکورٹی (Social Security) اور سوسل انشورنس (Social Insurance) کے سلسلہ میں ہاؤرنگ اسکیم (Housing Scheme) آرہی ہے - آرسل مسٹر اس کو واضح کرنے والے ہیں اسلئے میں اپنے خیالات ظاہر نہیں کروں گا صرف یہ عرض کروں گا کہ ہمارے پاس جو اعداد ہیں اس لحاظ سے ہاؤرنگ کا ہوا انتظام ہے وہ کہیں بھی ۳ فیصدی سے زیادہ ہیں - مردوروں کے لئے ۳۰ فیصدی سے زیادہ گھروں کے انتظام کا پروپورل ریگے کمیٹی کی سفارشات میں تھا - سربو سیر ملز میں ۲۷ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے اور الویں کمیٹی میں ۲۳ فیصد اور بعض جگہ ۱۰ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے - سہر حیدرآباد میں یوں بھی مکانات کا انتظام مہاب تکلیف دہ ہے چنانچہ ایم ایل ایر کے کوارٹرس کے سلسلہ میں بھی یہ تکالیف ہوئیں یہ اس کا ثبوت ہے - حور مردور کارخانوں میں کام کرتے ہیں ان کے لئے ضرورت اس کی ہے کہ جلد سے جلد کوئی انتظام کیا جائے - اسکیم یہ ہے کہ ۱۰ ہزار مکانات پانچ سال میں تیار کئے جائیں - میں عرض کروں گا کہ ۱۰ ہزار مکانات پانچ سال میں تیار بھی ہوں تو وہ نا کافی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کوئی ایسی اسکیم سوچے جس سے جلد از جلد گھروں کا انتظام ہوسکے - آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ نانڈیڑ میں عموماً تین کے مکانات ہیں - مکانات کی دیواریں تین کی ہیں اور اوپر تین، ہے حور مردور ۸ گھنٹے کارخانے میں کام کرتا ہے وہ ان تین کے مکانات میں کس طرح اپنی زندگی گزار سکتا ہے ؟ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ہاؤرنگ اسکیم پر توجہ کی ضرورت ہے -

اسکے بعد میڈیکل ایڈ (Medical and) کے بارے میں کچھ عرض کروں گا - کل کوئسچن آؤر (Question hour) میں میڈیکل ڈپارٹمنٹ سے متعلق چند سوالات آئے تھے - کہا گیا کہ جب دوا کے لئے جائیں بو ڈاکٹر صاحب گھر پر آنے کے لئے کہتے ہیں - حکومت کو چاہئے کہ ڈاکٹروں کو رسی ڈینشیل (Residential)

طور پر رکھیں اس کے لئے ۳-۴ سو روپیہ زیادہ بھی دیا دئے ہو اس راہد حرج کو برداشت کرنا چاہئے تاکہ وہ برائیوٹ پرائکٹس (Private Practice) نہ کریں۔ ناندیو میں چار ہزار مزدوروں کام کرتے ہیں جن کے لئے صرف ایک ڈاکٹر ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہر دو ہزار مزدوروں پر ایک ڈاکٹر ہو۔ مکٹری ایکٹ کے تحت بھی یہی ہونا چاہئے۔ ناندیو کے ڈاکٹر برائیوٹ پرائکٹس کرتے ہیں۔ ایسا پارٹ ٹائم ڈاکٹر (Part time doctor) کیا چار ہزار مزدوروں کے لئے کافی ہو سکتا ہے ؟ ضرور ہے کہ مڈیکل ایڈ کے سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا جائے۔

مزدوروں کے لئے کوئی گریجویٹی (Gratuity) کی اسکیم نہیں ہے۔ عور کیجئے کہ کیا ہمیں بڑھاپا نہیں آئیگا ؟ اہلکاروں کے لئے تو ایسی اسکیم ہے۔ ایک مزدور ۲۰ سال کارخانہ میں کام کرتا ہے اسکو بڑھاپا آگھیرتا ہے تو اسکو یہ کھکر نکال دیا جاتا ہے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو اب کام نہیں کر سکتے۔ اسکو جھوٹے جھوٹے دجے ہوتے ہیں۔ بیوی ہوتی ہے۔ انکا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اوسے نوکری سے نکال دیا جاتا ہے اور کوئی گریجویٹی بھی نہیں دیتی۔ ۲ سال تک حوصص ملک کی دولت کے پیدا کرنے میں ہاتھ بٹاتا ہے اسے حب بڑھانا آتا ہے تو اب اس کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے۔ تو ہر نتائج کہ مزدوروں میں کس طرح حوصلہ پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ ملک کی دولت کو بڑھائیں۔ فوج کے لوگوں کو تو پس دیتی ہے تاکہ صعیبی میں انکا سہارا ہو نوکیا مزدوروں کو اسکی ضرورت نہیں ؟ آہلکار کے حالات میں یراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کی اسکیم بھی ناکافی ہے اسکا عمل کارخانوں کی حد تک ہونے والا ہے جیسا کہ میں نے ابھی پڑھا ہے۔

“Social Security and Social insurance, employment and unemployment, welfare of labour including conditions of work, provident fund, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit.”

However, initially, it has been applied to six major industries namely:—

Textiles, Iron and Steel, Cement, Engineering, Paper and Sugar Industries.

ان چھ انڈسٹریز کے سلسلہ میں اب اسٹیل پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ سنہ ۱۹۵۲ء کی ایک اسکیم آرہی ہے یہ ناکافی ہے۔ کیا صرف ان چھ انڈسٹریز میں ہی ہمارے مزدور کام کرتے ہیں ؟ ایسی بات تو نہیں ہے۔ بلکہ یہ سوال تمام مزدوروں سے تعلق رکھتا ہے اس لئے تمام مزدوروں کی حد تک سوچنا چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ تمام باتیں فوراً ہی ہوجانی چاہئیں بلکہ آپ چاہیں تو ایک دو اسٹیجس (Stages) میں اسکی تکمیل کر سکتے ہیں اور کم از کم کارخانے کے مزدوروں کے لئے گریجویٹی (Gratuity) اور پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کا انتظام کر سکتے

ہیں اور اس اسکیم کو ایک ریٹراسپیکٹو انیکٹ (Retrospective effect) کے ساتھ لاگو ہونے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس یوہی میں رورائہ بوڑھے لوگ آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں علیحدہ کر دیا گیا ہے حالانکہ ہم ابھی کام کر کے تیل میں۔ ہم کام کرنا چاہتے ہیں لیکن علیحدہ کر دیا گیا ہے اور کوئی نیشن یا گرایجویٹی بھی نہیں دینگئی۔ ہمیں وہ وقت یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے گرایجویٹی اور اولڈ ایج پنشن (Old age Pension) سے متعلق اسکیم بنائی جائے تاکہ بڑھاپے کی زندگی نہ عریب آسانی سے بسر کر سکیں۔

میں ایک دو حیرس اور عرض کروں گا جو کمپلسری آرگنائزڈ یوہی (Compulsory Organised Union) کی بات ہے۔ میں آپ کو معلوم ہے کہ شاہ آباد میں ۸۴ دن تک ہڑتال ہوتی رہی اور ہر مردورے یوہی کا ساتھ دیا۔ سو فیصد مردور یوہی کے ساتھ تھے۔ جیابچہ الیکٹریسیٹی اور وائر ورکس کے مردوروں نے ہڑتال کی۔ مردوروں پر لائشیاں برسیں۔ گولیاں چلائی گئیں۔ انکو گرفتار کیا گیا۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا گیا۔ لیکن اسکے باوجود ۸۴ دن تک مردوروں نے ہڑتال کی۔ پھر بھی مالک یہی کہتا رہا کہ ہم اس یوہی کو نہیں مانسکے۔ میں حکومت سے بوجھا ہوں کہ جب دستور کے تحت انٹرنیشنل فلاڈلفیا چارٹر (International Philadelphia Charter) اور انٹرنیشنل مردور اداروں کے قانون کو مانتے ہیں تو پھر کیوں مردوروں کی یوہی کو تسلیم نہیں کیا جاتا؟ میں نے لیبر کمشنر سے بات چیت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم کیا کریں قانون ہمیں کوئی سہارا نہیں دے رہا ہے اس سلسلہ میں حکومت کو راسب قدم اٹھانا چاہئے۔ اگر آپ چاہیں تو سیکریٹ بیلٹ (Secret Ballot) لیا جائے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اس دویعہ سے معلوم کیا جائے کہ کوسی یوہی مردوروں کی یوہی ہے۔ قانون کے تحت صعتی عدالت میں انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ (Industrial Dispute Act) کے تحت ہم یہ سوال نہیں لیجھا سکتے۔ لیبر مسٹر بھی یہی کہتے ہیں کہ قانون ہم کو کوئی سہارا نہیں دے رہا ہے۔ مالک کہتا ہے کہ ہم آپ کی یوہی کو تسلیم نہیں کریں گے۔ جب ایسے حالات ہوں تو کس طرح سوشل ولفیئر اسٹیٹ (Social Welfare State) قائم ہو سکتا ہے؟ مارچ ۱۹۲۶ء میں ہوٹریڈ یوہی ایکٹ بنایا گیا تھا اور اس میں ۱۹۴۸ء میں ترمیم ہوئی تھی اس پر عمل نہیں کیا گیا۔ اس میں مزید ترمیم کرنے کا خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ آپ سوچتے رہتے ہیں۔ آپ کی اسکیمیں ہیں۔ اسکیموں کا سلسلہ تو چلتا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ لیکن مزدور اپنے مالک سے لڑتے تو نہیں سکتا۔ مالک اسے نکال دیتا ہے ایسی صورت میں مزدور کے ہاتھ میں صرف ایک ہی ہتھیار ہے لیکن آپ نے اس پر بھی پابندیاں لگا رکھی ہیں اور قانون کے تحت آپ نے اسکے اسٹرائک کے حق کو بھی نا ممکن بنا دیا ہے۔ اسٹیشنل سروسس (Essential Services) کے سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے اور اسٹرائکس اس کی آڑ میں نہیں ہو سکتیں۔ عثمان شاہی مل

اور اعظم حاہی ملر کے مزدوروں کا یہی حال ہے۔ درا اسٹیل سروس کو ختم کر کے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ کیا سائج برآمد ہوتے ہیں۔ جب ہم رکنگس آف دی یوین (Recognition of the Union) کے لئے جاتے ہیں تو حکومت کہتی ہے کہ اسارے میں تحقیقات ہونگی۔ جب اسٹیل سروس کی مدد ختم ہوتی ہے تو آپ بھر چھ مہینے بڑھا دیتے ہیں اور رکنگس کے لئے جاتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ تحقیقات ہونگی۔ اب یہاں تو اس طرح ڈٹے رہتے ہیں لیکن مٹھی بھر کارخانہ داروں کے سامنے آگھٹنے ٹیک دیے ہیں۔ کیا یہ ضروری چیزیں حکومت میں کر سکتی؟ جب ملک کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہتی ہے تو اسے یہ محسوس کرنا چاہئے کہ کارخانہ دار جو مزدوروں کا حق نہیں دیتے وہاں سوسل الیمینٹس (Unsocial elements) ہیں انکے سامنے آگھٹنے ٹیک دیتے ہیں۔ ساہ آباد میں ایک سو مزدور ملکر یہ چاہتے ہیں کہ انکی یوین کو رکنگنائز (Recognise) کیا جائے یہ انکا حق ہے۔ انکے حق کو تسلیم کیا جائے نہیں تو وہ کام نہیں کریں گے۔ لیکن اس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کانگریس نے اپنے مینیفیسٹو (Manifesto) میں یہ تو بتایا تھا کہ مزدوروں کے معادات کو پیش نظر رکھا جائیگا لیکن عملاً کچھ نہیں کیا جاتا۔ مجھے یہ عرص کرنا ہے کہ اگر حکومت ایک سوسل ولفیر اسٹیٹ (Social Welfare State) سانا چاہتی ہے تو مزدوروں کو قانون کے تحت سہولتیں فراہم کرے اور انکی بھلائی کا خیال رکھے۔ اگر اس سلسلہ میں آف سیکرٹ بیلٹ لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یوین کا رکنگنائز کیا جانا ضروری ہے یہ میرا دعویٰ ہے۔ اگر اب میرے ساتھ جلیں تو معلوم ہوگا کہ میرے کہنے پر کام ہوتا ہے یا نہیں لیکن اسکے باوجود بھی آج ہماری امداد نہیں کرتے اس لئے میں عرض کروں گا کہ کمپلسری رکنگش آف دی یوین (Compulsory Recognition of the Union) ہونا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر۔ ایک گھنٹہ ہو چکا ہے یہ لیبر کوئٹسجی ہے میں اس پر ناسدی تو عائد کرنا نہیں چاہتا لیکن اس سلسلہ میں اور معزز ارکان کی بھی تقاریر ہونگی ان کے لئے بھی ٹائم ہونا ہے۔ میں اس پر آنریبل ممبر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

شری وی۔ ڈی۔ دیئسپانڈے۔ آخری حیر میں ان امپلائمنٹ (Unemployment) کے بارے میں ہانچ دس منٹ عرض کر کے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں ”حیدرآباد گورنمنٹ بلٹین ان اکاؤنٹ آف ایریس (Hyderabad Government Bulletin on Economic affairs) میں لیبر کمشنر صاحب نے اپنے اسروں سے جو کہا ہے وہ آپکے سامنے پڑھ کر ساتا ہوں

“A Blue-print for meeting unemployment in the urban areas among skilled workers and educated persons is being worked out by the Minister for Labour, Hon. Shri V B, Raju. Explaining the scheme to the officers concerned, Mr Raju described it as a “humble beginning” towards the solution of what was one of the most urgent and compelling problems facing a modern democratic society. The success of the Five Year Plan, he declared, would be governed very largely by the proper organization of skilled man-power”

انہوں نے اس میں اذہا ہے کہ فائسوار ملاں (Five year Plan) کے تحت
ہو واقعی کامگار ہیں انکو ہند سے ہند اور زیادہ سے زیادہ کام پر لیا جائے اور اسکے
ساتھ ساتھ رہے کیسے لوگوں کو بھی کام پر لیا جائے۔ ایسی صورت ہی میں فائو
ایر ملاں مناسب ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے یہ اسکیم (Suggest)
کی ہے کہ کمیٹی قائم کی جائے دیورگروں کے اعداد و شمار فراہم کئے جائیں۔ میں یہ عرض
کروں کہ دیورگروں کے اعداد و شمار فراہم کرنا کوئی ضرورت نہیں۔ دیکھا نہ جائے
کہ انہیں کس طرح کام پر لگایا جاسکتا ہے۔ دیورگروں کی کمی نہیں آج چاہتے ہیں
تو میں فوراً شہر حیدرآباد ہی میں نایب ہزار دیورگروں کی جیسے کر سکتا ہوں انکی تعداد
ہزاروں میں ہے جنہیں کوئی درجہ معاش نہیں۔ مختلف ڈیپارٹمنٹس سے ریٹریجمنٹ
(Retrenchment) کا عمل الگ کیا گیا ہے۔ یہ لوگ تمام کے تمام
تعلیم یافتہ ہیں۔ جو ٹیچرس علیحدہ کئے گئے ہیں وہ اس کے سوا ہیں۔ ان کا کوئی درجہ معاش
نہیں ہے۔ آپکے پاس انکے لئے کیا اسکیم ہے؟ آپ صرف انکے اعداد لیا جاتے ہیں۔
ہاں آپ اعداد فراہم کر سکتے ہیں ہم اس میں آپ سے کوآپریشن کریں گے۔ لیکن ضرورت
صرف اسی کی نہیں بلکہ ضرورت تو اسات کی ہے کہ ہم ایسی اسکیمیں بنائیں جن میں
انہیں کام پر لگایا جاسکے۔ یہ چہر ہمارے لئے ٹسٹ (Test) کے طور پر
ہے۔ جو لوگ روزگار میں رکھتے ان کے لئے بہتہ کا سدوبسب ہونا ضروری ہے
جب تک انہیں کام پر نہ لگا یا جائے۔ اس کیلئے جیسا کہ میں نے کہا ہے سکیورٹی آف
سرویس (Security of Service) اور رائٹ ٹو ورک (Right to Work)
بیادی جیڑیں ہیں انکے بغیر ڈیموکریسی بے معنی ہے۔ اگر ہم ملک کے لوگوں کو
تقیقہ دے سکتے کہ ہم آپ کو کام دینگے تو یہ صحیح نہ ہوگا۔ یہ بیادی ٹسٹ
ہے۔ اسی بنیاد پر ڈیموکریسی ورک کرتی ہے۔ جب ہم حکومت کے پاس حائے ہیں تو
وہ کہتی ہے کہ ہمارے پاس نوکری نہیں ہے۔ جب آپکے ہاتھ میں حکومت ہے تو آپ
کو چاہئے کہ اسٹیٹ کو ایک خاندان سمجھیں۔ اگر اس خاندان میں ایک بھائی کے لئے
کام ہو اور وہ دیورگار ہو جائے تو کیا آپ اس سے کہیں گے کہ آج سے تمہارا کھانا بند
ہے؟ اگر اس کے لئے نوکری نہیں ہے تو کیا اس کے لئے کھانا بند کر دیا جاتا ہے؟
اگر آپ اپنے ملک کو ولیر اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ جو روزگار
میں رکھتے انہیں روزگار فراہم کیا جائے اور جب تک روزگار نہ دلائیں انہیں بہتہ
دیں۔ یہی ڈیموکریسی کا ٹسٹ ہے۔ یہی عوامی حکومت ہے۔ آپکو کافی سوچ سمجھکر
اس سلسلہ میں قدم اٹھانا چاہئے۔ میں اسٹیج بہ اسٹیج یہ عرض کروں گا کہ جب آپ
ریٹریجمنٹ کرتے ہیں تو جو لوگ علیحدہ ہو رہے ہیں ان کے لئے کم از کم بیہتہ
کا انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے آپ کوئی اسکیم یا پلان بنائیے جیسا کہ میں نے اخبار
میں عرض کیا تھا کوئی ڈیولپمنٹ اسکیم (Development Scheme) نکالنے
اس کے لئے آپ رویوں کا سوال اٹھاتے ہیں تو میں کہوں گا کہ آپکے پاس ہزاروں بڑے
بڑے جاگیر دار ہیں۔ سب سے بڑا جاگیر دار یہاں ہے جس سے ڈیولپمنٹ اسکیم کے لئے

میں آخر میں یہ کہہوں گا کہ دستور ہند کے تحت جو وعدے آئے کئے ہیں ان میں رائٹ آف ورک اور سکیورٹی آف سروس نو دئے گئے ہیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی بھی اس سلسلے میں عدالت میں حاکم اپنے حق کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حق آپسے دستور میں دیا ہے اس کے لئے عمل کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے ایک جیر دی جاتی ہے اور دوسرے ہاتھ سے لے لی جاتی ہے۔ آپ حکم نو دیتے ہیں لیکن عمل کا کوئی انتظام نہیں۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ ہمارے دستور میں ہر ایک کو روری کے انتظام کا حق دیا گیا ہے اس کے لئے حلد سے حلد قدم اٹھایا جائے۔ میں نے اس سلسلہ میں حورولیوس ہاؤس کے سامنے بیس کیا ہے وہ کٹروور ٹیل ٹائٹ (Controversial type) کا نہیں ہے۔ نہ جنرل ٹائٹ کی صورت میں آنکے سامنے بیس ہے نہ کہ اس سلسلہ میں جو ضروری اقدام کئے جاسکتے ہیں کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں مردوروں کے مفاد کے لئے آپ جو قدم اٹھائیگی اس میں ہم جہاں تک کوآپریس (Co-operation) کر سکتے ہیں ضرور کریں گے۔ ہم اس کا وعدہ کرتے ہیں۔ نہ رولیوس آنکے سامنے رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ ایسے مسطور کیا جائیگا اور حلد سے حلد اسکو عمل میں لانے کی کوشش کی جائیگی۔

ಶ್ರೀಮಾನ್‌ದೇಶಪಾಂಡೆಯವರು ಒಂದು ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಸಭೆಯಲ್ಲಿ ಮಂಡಿಸಿ, ಕೆಲಸಗಾರರ ಹಕ್ಕುಗಳನ್ನು ಕುರಿತು, ಒಂದು 'Charter of Rights' ನ್ನು ಕೋರಿದ್ದಾರೆ. ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ನಮ್ಮ ಘಟಿನೆಯಲ್ಲಿಯ ಆದೇಶಗಳನ್ನು ಅನುಲಕ್ಷಿಸಿ, ನಮ್ಮ ರಾಜ್ಯದ ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ದೇಶದ ಸರಕಾರದ ಕರ್ತವ್ಯವೇನು ಎಂಬುದನ್ನು ತೋರಿಸಿಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ

شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے - ایک آدہ تقریر کٹری رباں میں بھی ہوا ہے تو ٹھیک ہوگا۔ مشاء تو معلوم ہو سکتا ہے۔

ಶ್ರೀ. ಎಲ್. ಕೆ. ಪರಾಘ್:— ಈ ಪ್ರಶ್ನೆ ಬಹಳ ಮಹತ್ತ್ವದ್ದೆಂಬುದೇನೂ ನಿಶ್ಚಯ. ಆದರೆ ಈ ವಿಷಯವಾಗಿ ಪೂರ್ವತನಾಡುತ್ವ ಹತ್ತಿ ಜೋಳ ಮುಂತಾದ 'Raw materials'

ಕಡೆಗೆ ಲಕ್ಷ್ಯ ಸೆಳೆದು ಅವುಗಳಂತೆ ಕೂಲಿಕಾರರನ್ನು ಎಣಿಸಬಾರದು ಎಂದು ಕೇಳಿದ್ದಾರೆ ಕೂಲಿಕಾರರು ಮನುಷ್ಯರು.

ಮೆಸ್ರ್ ಸ್ಪೀಕರ್ - میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ريجل لیگويج میں تقریر کرنے کا اختیار ہو آں
لو حاصل ہے لیکن تقریر کا مسأله اسکو دھیاں میں رکھیں تو میں سمجھا ہوں
تہ ایسی ریاں میں تقریر کرنا آں پسند کریں گے جس کو زیادہ سے زیادہ آرینل ممبرس
سمجھ سکیں - میں آنکو ريجل لیگويج میں تقریر کرنے سے روکا تو میں چاہتا لیکن
یہ میرا خیال ہے -

شری وی ڈی - دیشپانڈے - ایک آدھ تقریر کڑی میں بھی ہو جائے تو اچھا ہے
کیونکہ اب تک اس ریاں میں تقریر نہیں ہوئی ہے -

میسر اسپیگر - میں مع نہیں کر رہا ہوں - لیکن تقریر کا مسأله ہے اسکو
ملحوظ رکھنا چاہئے - تقریر کا مسأله یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سمجھ میں آئے -

Shri L K Shroff . Shall I continue ?

Mr. Speaker Oh, yes

ಶ್ರೀ ಎಲ್. ಕೆ. ಶರಾಫ್—ಅವರ ವಿಷಯವನ್ನು ಬೇರೆ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ನೋಡಬೇಕು
ಎಂದು ಕೋರಿದ್ದಾರೆ. Basic Wage ಮತ್ತು Minimum Wage ಇವುಗಳ ವ್ಯತ್ಯಾಸವನ್ನು
ತೋರಿಸಿ Minimum Wages Act ಇದರ ನಾಲ್ಕನೆಯ Section ನಲ್ಲಿ ವಿವರ
ಎಂಬುದನ್ನು ನಾನು ಇಲ್ಲಿ ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಓದಿ ಹೇಳುವೆ:-

“ Any minimum rate of wages fixed or revised by the appropriate Government
in respect of scheduled employments under Section 3 may consist of (i) a basic
rate of wages and a special allowance at a rate to be adjusted at such intervals
and in such manner as the appropriate Government may direct nearly as
practicable with the variation in the cost of living index number applicable
to such workers (hereinafter referred to as the ‘ cost of living allowance ’); or
(ii) a basic rate of wages with or without the cost of living allowance, and the
cash value of the concessions in respect of supports of essential commodities
at concession rates, where so unauthorised, or (iii) an all inclusive rate allowing
for the basic rate, the cost of living allowance and the cash value of the con-
cessions, if any.” ಅದ್ದರಿಂದ, Minimum wages = Basic wages + special allowance.

ಇದರಿಂದ ಅರ್ಥವಾಗುವುದೇನೆಂದರೆ, ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿಗಿಂತಲೂ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜು
ಉತ್ತಮ. ಈಗಾಗಲೇ Basic Wage ಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿನ ಒಂದು ಅನುಕೂಲವಿರುವಾಗ ಬೇಸಿಕ್
ವೇಜನ್ನು ಸಲುವಾಗಿ ಆಚರಣೆಯನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ. Minimum Wages
Act ಗೆ ಒಂದು ‘ Schedule of Employments ’ ಇದೆ. ಅದರಲ್ಲಿ ಎರಡು ಭಾಗಗಳಿವೆ.
ವ್ಯವಸಾಯದ ಕೆಲಸಗಾರರು ಮತ್ತು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಾರರಿಗೆ ಈ ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾ
ನದಲ್ಲಿ ಲಾಗು ಆಗಿದೆ ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಬೇರೆಬೇರೆ ಕಮಿಟಿಗಳನ್ನು ನಿರ್ಮಿಸಲಿ

ಗಿದೆ ಈ ವರ್ಷ ಸೆಪ್ಟೆಂಬರ್ ಒಳಗೆ ಆ ಕಮಿಟಿಗಳು ಪರದಿಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಲಾಗಿದೆ. 'Minimum Wages Act' ನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಇಷ್ಟಕ್ಕೆ ಮುಗಿಯಲಿಲ್ಲ. ನಾನು ಅದರ ಸೆಕ್ಷನ್ಸ್ ೨೭ ಮತ್ತು ೩೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಸಭೆಯ ಲಕ್ಷ್ಯವನ್ನೆಳೆಯುವೆನು

“Section 27 Power of Provincial Government to add to schedule—The appropriate Government after giving by notification in the Official Gazette not less than three months' notice of its intention to do, may, by like notification, add to either part of the schedule any employment in respect of which it is of opinion that minimum rates of wages should be fixed under this Act, and thereupon the schedule shall in its application to the Province be deemed to be amended accordingly”

“Section 30 Power of appropriate Government to make rules —(1) The appropriate Government may, subject to the condition of previous publication, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Act”

ಸೆಕ್ಷನ್ ೩೦ ರ ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರಾಂತಸರ್ಕಾರಗಳಿಗೆ ರೂಲ್ಸ್ ಮಾಡುವ ಅಧಿಕಾರವನ್ನು ಕೊಡಲಾಗಿದೆ. ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೭ ರ ಪ್ರಕಾರ Schedule ಗೆ ಬೇರೆ ವಿಷಯಗಳನ್ನು ಸೇರಿಸುವ ಅಧಿಕಾರವೂ ಪ್ರಾಂತಸರ್ಕಾರಗಳಿಗೆ ಕೊಡಲಾಗಿದೆ ಆದುದರಿಂದ ಸಂಸ್ಥಾನದ ಸರ್ಕಾರಗಳಿಗೆ ಸಲಹೆ ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಕೊಡುವ ಅವಕಾಶವಿದೆ ರೇಗೆ ಸಮಿತಿಯವರು ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ್ನು ೨೬ ರೂ ಯಂತೆ ನಿಶ್ಚಯಿಸಿದ್ದಾರೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು ಅದಕ್ಕಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿರುವುದು. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ್ನು ಕುರಿತು ಹೇಳುತ್ತಾ, ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಭೂವ್ಯವಸಾಯದ ಕಡೆಗೆ ತಿರುಗಿ, ಗಂಗಾಪುರದಲ್ಲಿ ಕಡಮೆ ವೇತನ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ, ನೆರೆಯ ಪ್ರಾಂತವಾದ ಬೊಂಬಾಯಿಯಲ್ಲಿ ದಿನಕ್ಕೆ ಎರಡು ಅಥವಾ ಎರಡುವರೆ ರೂಪಾಯಿ ಕೂಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿದೆ ಎಂದು ಹೇಳಿದರು. ನಾನು ರಾಯಚೂರು ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ಸೇರಿದವನು. ರಾಯಚೂರು ಮದ್ರಾಸು ರಾಜ್ಯಕ್ಕೆ ಹತ್ತಿಕೊಂಡಿದೆ. ಅಲ್ಲಿ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಹಾಗಿಲ್ಲ. ಒಂದು ವಿಶೇಷ ಪರಿಸ್ಥಿತಿ ಯನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಗ್ರಹಿಸಿಕೊಂಡು ಅದನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯಮಾಡುವುದು ಸರಿಯಲ್ಲ. ಈ Schedule ನಲ್ಲಿ ಹನ್ನೆರಡು ಅಂಶಗಳಿವೆ. ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟ್ ನ್ನು ಈ ಹನ್ನೆರಡು ಕ್ಕಲ್ಲದೆ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಅನ್ವಯಿಸಿದಂತಿದೆ. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಂಡಿಸಿದ ವಿಚಾರಗಳು ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಅವು ನಮ್ಮನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಎಳೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗುವುವು. ಈ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟ್ ೧೯೩೮ ರಲ್ಲಿ ಪಾಸಾಗಿದೆ. ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಬಿಲ್ಲು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರದ ಗಮನದಲ್ಲಿ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ Minimum Wagesಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿಕೊಡುವುದಾಗಿದೆ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಸ್, ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಮತ್ತು ಫೇರ್ ವೇಜಸ್-ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ ಫೇರ್ ವೇಜ್ಸ್ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸುವುದೆಂದು ನಮಗೆ ತಿಳಿದು.

Basic Wages, Minimum Wages ಮತ್ತು Fair Wages ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ Basic Wagesಗಿಂತಲೂ Minimum Wages ಹೆಚ್ಚು ಎಂದು ಕಂಡುಬಂದಿದರು, ಇವುಗಳೆರಡಕ್ಕಿಂತಲೂ Fair Wages ಹೆಚ್ಚು, Living Wages ಇವೆಲ್ಲಕ್ಕಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚು. ಇದರಲ್ಲಿ Housing, Medical Facilities ಮತ್ತು ಕೆಲವು Simple amenities ಸಹಿತ ಸೇರುವಂತೆ ಅಥವಾ ದೊರಕಿಸಿಕೊಳ್ಳಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗುವಂತೆ

ಕೂಲಿಯನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಲಾಗುವುದು ಆದರೆ Living Wages ಬಗ್ಗೆ ಯಾವ ಕಾನೂನೂ ಪಾಸಾಗಿಲ್ಲ ಅಥವಾ Bill ಸ್ವರೂಪದಲ್ಲಿಯೂ ಇಲ್ಲ. Fair Wages Bill ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ೧೯೫೦ರಲ್ಲಿಯೇ ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ Minimum Wages Act ಪಾಸಾಗಿ ಜಾರಿಯಲ್ಲಿ ಬರುತ್ತಿರುವಾಗ ಮತ್ತು Fair Wages Billನ್ನು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರವು ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ಮಂಡಿಸಿರುವಾಗ ಕೇವಲ Basic Wages ಸಲುವಾಗಿ ಕಾನೂನನ್ನು ಪಾಸುಮಾಡಬೇಕು ಎಂದು ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸುವುದಾದರೆ ಗಡಿಯಾರದ ಮುಳ್ಳನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಸರಿಸಲಪೇಕ್ಷಿಸಿದಂತಾಗುವುದು.

ಇನ್ನು ಎರಡನೆಯ ಮಾತು 'One month's Leave with pay'. Factory Act, 1947 ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರತಿಯೊಬ್ಬ ಕೆಲಸಗಾರನು ೨೦ ದಿವಸದ ವರೆಗೆ ಕೆಲಸ ಮಾಡಿದರೆ, ಒಂದು ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು. ಹುಡುಗನಾದರೆ, ಇಪ್ಪತ್ತು ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಇವಲ್ಲದೆ, Minimum Wages Act ನ ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೦ ರ ೨ ನೆಯ ವಿಭಾಗದ (f) clause ನಲ್ಲಿ ಒಂದು ವಾರದಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನ ಆರಾಮ ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುವುದಕ್ಕೆ ಅನುಕೂಲ ಮಾಡಿ ಕೊಟ್ಟಿರುವುದಲ್ಲದೆ, ಕೂಲಿ ಕೊಡಿಸುವ ಏರ್ಪಾಟನ್ನೂ ಮಾಡಿ ಕೊಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಿದೆ (f) of sub-section (2) of Section (30)—'Without prejudice to the generality of the fore-going power, such rules may provide for a day of rest in every period of seven days and for the payment of remuneration in respect of such day' ಎಂದಿದೆ. ಏಳು ದಿನಗಳಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನದ ರಜೆ ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಲು ಆಸ್ಪದವಿದೆ ಇಷ್ಟೇ ಅಲ್ಲ, 'With remuneration.' ಈ ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸಿದ ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಬಹಳವಾಗಿ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಮಂಡಿಸಿದರು. ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಅವರ ಲಕ್ಷ್ಯ ಹೋಗಿಲ್ಲವೆಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಇದರ ಕೆಳಗೆ ಸರಕಾರವು ತಕ್ಕ ರೂಲ್ಸ್ ಮಾಡಿಬಿಟ್ಟಿದೆ. ೫೨ ದಿನದ ರಜೆಯ ಜೊತೆಗೆ ೧೫ ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು. ಒಟ್ಟು ೬೭ ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಾಯಿತು. ಅದುದರಿಂದ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಅವರು ಮಂಡಿಸುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸಮಾಡುವವರಿಗೆ ನಾಲಾಕರು ತಾಸು ಕೆಲಸವಾದ ಅನಂತರ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಕಾದ ಮೇಲೆ, ಕೈಕೂಲಿಮಾಡುವವರಿಗೆ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಡವೇ ಎಂದು ಕೇಳಿದರು. ಬ್ರೇನ್ ವರ್ಕ್ ಮತ್ತು ಫಿಜಿಕಲ್ ವರ್ಕ್‌ನಲ್ಲಿ ವ್ಯತ್ಯಾಸ ರಹಿತವಾಗಿ ದೇಶದಲ್ಲಿಯೂ, ನನಗೆ ತಿಳಿದಂತೆ, ಕಂಡು ಬರುತ್ತದೆ. ಯಾವ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಸರ್ವಸಮಾನತೆ ಇದೆಯೆಂದು ಹೇಳಲಾಗುತ್ತಿದೆಯೋ, ಅಲ್ಲಿಯೂ ಕೂಡ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸ ಮಾಡುವವರಿಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಅನುಕೂಲಗಳಿವೆ. ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬಾರದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವಲ್ಲ. ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳ ಮಾಲಿಕರು ಮತ್ತು ಕೂಲಿಕಾರರ ನಡುವೆ ಹಾಗೆ ಸಮಾಧಾನಕರವಾದ ಒಪ್ಪಂದವಾಗಬಹುದು. ಆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಈ ಶಾಸನದಲ್ಲಿವೆ. ನನಗೆ ಎನಿಸುವುದೇನೆಂದರೆ, ಈಗ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಈಗಿದ್ದ ಸೌಲತ್ತುಗಳು ಕೇಳಿದ ಅವಕಾಶಗಳಿಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿದ್ದ ಕಾರಣ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಬೇಕಿಲ್ಲ.

ಇನ್ನು ಮೂರನೆಯ ಮಾತು : Living Wages with cost of living Index. ಈಗ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟುಪಾಸಾಗಿ, ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಪಾಸಾಗುವ ಸಂದರ್ಭ ಬಹಳ

ಹತ್ತಿರವಿದೆ Cost of living Index ಮತ್ತು Wages ನಡುವೆ ಸಂಬಂಧವಿರಬೇಕೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಮಂಡಿಸಿದರು ಇದನ್ನು ಕುರಿತು ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಮಿನಿಸುಮ್ ವೇಜ್ಸ್‌ನಲ್ಲಿ ಈ ದೃಷ್ಟಿಯಿಲ್ಲವೆಂದಲ್ಲಿ, ಸೆಕ್ಷನ್ ೩ ರಲ್ಲಿ ಇದರ ವಿವರಣೆ ಇದೆ.

مسٹر اسپیکر - اب گیارہ بج چکے ہیں۔ کیا ہاؤس کی یہ اجلاس (قانونی) کہ آدھ گھنٹے کا ریسس (Recess) لیا جائے؟ اب گیارہ بجے ہیں۔ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک ریسس دیا جاتا ہے۔ معرر ممبر حواسوقت تقریر کر رہے ہیں ساڑھے گیارہ بجے اسی تقریر کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

The House then adjourned for recess till-half past Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at-half past Eleven of the Clock.

[Mr Speaker in the Chair].

ಶ್ರೀ. ಎಲ್. ಕೆ. ಪರಾಸ್ - ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೆ, ಫೇರ್ ವೇಜ್ಸ್‌ನಲ್ಲಿಯಾದರೂ ಅದನ್ನು ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಸೇರಿಸಲಾಗಿದೆ ರೇಗೆಸಮಿತಿಯವರು Basic Wages ೫೬ ರೂ.ಯಾಗಿರುವಂತೆ ಸಿಫಾರಸು ಮಾಡಿದ್ದರು. ಅಲ್ಲದೆ, Dearness allowance ೨೬ ರೂ. ಕೊಡುವುದಾಗಿಯೂ ಹೇಳಿದ್ದರು Cost of living Index number ಹೆಚ್ಚಾಗದಂತೆ ಅಥವಾ ಕಡಮೆಯಾಗದಂತೆ ಒಂದು pointಗೆ ಇಷ್ಟೆಂದು ನಿಶ್ಚಯಿಸಿ (ನನಗೆ ನೆನಪಿದ್ದ ಮಟ್ಟಿಗೆ ಒಂದು ವರೆ ಪೈ) ಒಂದು ದಿನದ ಕಾಲಿಯಲ್ಲಿ ಬದಲಾವಣೆ ಮಾಡಬೇಕು ಎಂದೂ ಹೇಳಿದ್ದರು. ಅವರು Dearness allowance ಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಎಲ್ಲ ಕಾರಖಾನೆಗಳಿಗೂ ಕೊಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಲಿಕ್ಕಿಲ್ಲವೆಂದೂ, ಅದರ ಅರ್ಧದಷ್ಟು ಮಾತ್ರ ಕೊಡಬೇಕೆಂದೂ ಸೂಚಿಸಿದರು ಆ ಪ್ರಕಾರ ಅದು ಜಾರಿಯಲ್ಲಿದೆ. Municipal Employees ಗೆ ಇದನ್ನು ಅನ್ವಯಿಸಿಲ್ಲವೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು. Basic Wages ಸಹ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿಲ್ಲವೆಂದು ಅವರು ಹೇಳಿದಂತಿದೆ, ಆದರೆ, ನಮ್ಮ ರಾಯಚೂರಲ್ಲಿಯೆ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ೩೫ ರೂ. ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು. ಆಯಾ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ತಂತಮ್ಮ ಶಕ್ತಿಯನುಸಾರವಾಗಿ ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು.

ನಾಲ್ಕನೆಯದು. 'Providing of Bonus Fund Compulsorily out of Profits' ಇದೂ ಒಳ್ಳೆಯದು. ಇದರ ಸಾಧ್ಯಾಸಾಧ್ಯತೆಯ ಬಗ್ಗೆ ವಿಚಾರಿಸೋಣ Bonus ಯಾವಾಗಲೂ ಲಾಭ ಬಂದಾಗ ಕೊಡಬೇಕಾಗುವುದು. Compulsorily, bonus fund ನ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ಇನ್ನೂ ಶೈಶವಾವಸ್ಥೆಯಲ್ಲಿರುವ, ನಮ್ಮ Industries ಪರಪ್ರಾಂತಗಳಲ್ಲಿಯೆ Industryಗಳೊಂದಿಗೆ ಸ್ಪರ್ಧೆ ಮಾಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗದಂತಾಗಬಹುದು. ಈ ತೀರ್ಮಾನದಲ್ಲಿನ ಯಾವುದೇ ವಿಷಯವನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಬೇಕಾದರೆ 'Capacity of the Industry to pay'-ಇದನ್ನು ನಾವು ಗಮನಿಸಲೇ ಬೇಕಾಗುವುದು.

ಐದನೆಯದು: 'other Social Security Measures like old-age pension, security of Service, etc.' ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಹೇಳುವುದಾದರೆ, ಈ ಗಾಗಲೆ ಪಾಸಾಗಿರುವ

Work-men's Compensation Act, Employee's State Insurance Act ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರದ Maternity Benefit Act ಇವೆಲ್ಲ ಈ ದಿಶೆಯಲ್ಲಿಯವೆ ಇವುಗಳಿಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳೆಂದರೆ, gratuity ಬಗ್ಗೆಯೂ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದು ಒಂದು ರೀತಿಯ old-age pension ಇದ್ದಂತೆ. ಈ ಬಗ್ಗೆ ಕಾನೂನಾಗಲಿ, 'And other Steps' ಆಗಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ಕೈಕೊಳ್ಳಬೇಕು ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ನಮ್ಮಲ್ಲಿನ ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳಿಗೆ ಧಕ್ಕೆತಗಲಿ, ಕೂಲಿಕಾರರ ಜೀವನೋಪಾಯದ ಮುಡಕ್ಕೆ ಕೊಡಲಿಯ ಪೆಟ್ಟುಬಿದ್ದಂತಾದೀತು.

ಆರನೆಯದು. 'Compulsory recognition of Unions by the Employees' ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ದೇಶದಲ್ಲಿರುವ Workers' Unions ನಡೆಸಿಕೊಡು ಹೋಗುವವರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಸಂಸ್ಥೆಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದವರಾಗಿರುತ್ತಾರೆ ಅವರು ಕೆಲಸಗಾರರ ಹಿತದ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಬೇಕಾದ ಚಟುವಟಿಕೆಗಳನ್ನು ನಡೆಸುವುದರ ಜೊತೆಗೆ ಅವರಲ್ಲಿ ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷಪಂಗಡಗಳ ರಾಜಕೀಯ ತತ್ತ್ವಗಳನ್ನೂ ಪ್ರಚುರಗೊಳಿಸುವರು ಹೀಗಿರುವಾಗ ಇವರು Trade Union ಗಳ Recognitionಗೆ ಏಕೆ ಮಹತ್ತ್ವಕೊಡುತ್ತಿರುವರೋ ತಿಳಿಯದು. ನಮ್ಮಲ್ಲಿಯ ಒಂದೇ ಒಂದು Industryಯಲ್ಲಿ ಕೆಲಸಮಾಡುವ ಕೆಲಸಗಾರರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ಸೇರಿರುವುದು ಅಸಾಧ್ಯವೇನೂ ಅಲ್ಲ. ಒಂದೇ ಒಂದು ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ಸೇರಬೇಕೆಂಬ ನಿಯಮವಿಲ್ಲ. ಎರಡು ಅಥವಾ ಮೂರು Unionಗಳಿದ್ದಾಗ ಮಾಲಕರು ಯಾವುದಕ್ಕೆ ಮನ್ನಣೆ ಕೊಡಬೇಕು? ಮೇಲಾಗಿ ಈ ಯೂನಿಯನ್ನನ್ನು ಮನ್ನಿಸುವಂತೆ ಕೇಳುವ ಉದ್ದೇಶವಾದರೂ ಏನು? ಮಾಲಕರು ಈ Unionಗಳೊಂದಿಗೆ ವ್ಯವಹರಿಸುವಾಗ ಅನುಕೂಲತೆ ಇರಲೆಂದೇ? ಅಥವಾ ಇದಕ್ಕೂ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಕು ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರ್ಣಗೊಳಿಸಲು ಸಹಾಯಕವಾಗಲೆಂದೇ? ಒಂದು ಮೇಲೆ ಮಾಲಕರು ಮತ್ತು Unionಗೆ ಸೇರಿದವರು ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಬೇಡಿಕೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಒಪ್ಪಂದ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳದಿದ್ದರೆ ಸರ್ಕಾರವು ಮಧ್ಯಸ್ಥಿಕೆ ವಹಿಸಿ ಅದನ್ನು ನೆರವೇರಿಸುವುದು. ಯೂನಿಯನ್ನಿನ ರಜಿಸ್ಟ್ರೇಷನ್ ಅವಶ್ಯಕ ಸರ್ಕಾರವು ಈ ಬಗ್ಗೆ ಬಹಳ ಸುಲಭವಾದ ನಿಯಮವನ್ನು ರಚಿಸಿದೆ ಒಂದು ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಯಲ್ಲಿ ದುಡಿಯುವ ಏಳು ಜನ ಕೆಲಸಗಾರರು ಸೇರಿ ತಮ್ಮ ಯೂನಿಯನ್ ರಜಿಸ್ಟ್ರರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಅರ್ಜಿಹಾಕಿದರೆ ಸರ್ಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದು. ರಜಿಸ್ಟ್ರರ್ ಆಯಿತೆಂದರೆ, ಸರ್ಕಾರವು ಒದಗಿಸಬಹುದಾದ ಯಾವುದೇ ಸೌಲತ್ತು ಆ ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ದೊರಕೇ ದೊರಕುವುದು ಆದ್ದರಿಂದ, ಈ 'Compulsory recognition of Union' ಇದರ ಅರ್ಥ Compulsory recognition of the leadership of the workers ಎಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಪಕ್ಷಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದ ಕೆಲಸಗಾರರ ನಾಯಕರು ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷದ ನಾಯಕತ್ವವನ್ನು ರಜಿಸ್ಟ್ರರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೊರಟಂತೆ ತೋರುತ್ತದೆ. ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸುವುದರ ಕಡೆಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಲಕ್ಷ್ಯ ಕೊಡಬೇಕು. ಮಾಲಿಕರು ಅವುಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸಿ ಯೂನಿಯನ್ recognise ಮಾಡದಿದ್ದರೆ ಆಡ್ಡಿ ಇಲ್ಲ.

ಇಷ್ಟಾದರೂ, ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ Trade Unions Bill ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ. ಇದರಲ್ಲಿ ಈ ಬಗ್ಗೆಯೂ ತಕ್ಕ Provision ಇದೆ ಎಂದು ತಿಳಿಯುತ್ತೇನೆ. ಹೀಗಾಗಿ ಇದರ ಸಲುವಾಗಿ ಯಾವುದೇ ರೆಜಿಸ್ಟ್ರೇಷನ್ ಆಗಲಿ 'And other steps' ಆಗಲಿ ಬೇಕಾಗಿಲ್ಲ ನೋಡು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ.

ಇನ್ನು ಕೊನೆಯ ವಿಷಯ ನಿರ್ದೋಷ ಸಮಸ್ಯೆಯ ಪರಿಹಾರಕ್ಕಾಗಿ ತಕ್ಕ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಮಾಡುವುದು ಇದು ಬಹಳ ಅವಶ್ಯವಾದುದು ಮತ್ತು ನ್ಯಾಯವಾದುದು ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾನ ಒಂದೇ ಈ ಬಗ್ಗೆ ಮಹತ್ವವಾದ ಕ್ರಮವನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಸಾಧ್ಯವಾಗದ ಮಾತು ಎಂದು ನಾನು ಖಂಡಿತವಾಗಿ ಹೇಳುತ್ತೇನೆ ಇಂಗ್ಲೆಂಡಿನಲ್ಲಿ Un-employment Insurance Act ಎಂಬ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದೇ ಮಾದರಿಯ ಒಂದು ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ಪಾಸುಮಾಡಿದರೆ ಒಳ್ಳೆಯದು ಅಂತು, ಈ ವಿಷಯವಾಗಿಯೂ All India Basis ಮೇಲೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯಾದರೆ ಒಳಿತು.

ಒಟ್ಟಿನ ಮೇಲೆ ಈ ತೀರ್ಮಾನ ಮಹತ್ವದ್ದು ಇದರಲ್ಲದಿರುವ ತತ್ತ್ವಗಳು ಸರ್ವ ಸಾಮಾನ್ಯವಾದುವು ಈ ತತ್ತ್ವಗಳಿಗೆ ಮತ್ತು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರ ಉದ್ದೇಶಗಳಿಗೆ ನನ್ನ ಸಂಪೂರ್ಣ ಬೆಂಬಲವಿದ್ದರೂ ಈ ತೀರ್ಮಾನವು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮತ್ತು ಅಕಾಲಿಕವಾದುದರಿಂದ ನಾನು ಇದನ್ನು ವಿರೋಧಿಸುತ್ತೇನೆ.

The Minister for Labour and Rehabilitation (Shri V B Raju) :
Mr Speaker, Sir, This resolution moved by Shri Deshpande seeks to recommend to the Government that..... ..

Mr. Speaker Will it not be better to reply to all the speeches at the end. Only two speeches have been made till now and probably there will be more

شری اناجی راؤ (پریسی)۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ قبل اسکے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں اس رزلویشن پر میں ایک امڈمنٹ لانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس امڈمنٹ کو سکریٹری صاحب کے پاس پیس کر دیا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ

(a) Re-number clause (a) of the Resolution as Clause (1)

(b) Insert the following as Clause (2) between clause (a) and (b) .

“(2) Regarding Employees in the Factory”

(c) Renumber clauses (b), (c), (d), (e), (f) and (g) as sub-clauses (a), (b), (c), (d), (e) and (f) of Clause (2)

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ نے آج ہی امڈمنٹ پیش کیا ہے۔

شری اناجی راؤ (پریسی) جی ہاں ایک گھنٹہ پہلے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ نے آج ہی دیا تھا ؟

شری اناجی راؤ۔ اسمبلی شروع ہونے کے بعد جب میں اٹھا تھا تو اس وقت میں نے سکریٹری صاحب کو دیا تھا۔

مسٹر اسکر - آپ محب نوکرسکیے ہیں لیکن اسڈسٹ کے نارے میں عورکریا
ہوگا - میں سمجھتا ہوں کہ اسڈسٹ کے نارے میں ہاؤس کو غلط فہمی ہوئی ہے -
ررولیوس بر اسڈسٹس نوڈے حاسکتے ہیں مگر انکے متعلق بھی رریونس نوٹس
(Previous Notice) دنا ضروری ہے - ایسی صورت میں اسڈسٹ کو میں روکنا نوہیں
لنکے آب ے حوالے - ی - سی - ڈی - ای - ایف فرمایا اس لحاظ سے ررولیوس کو رکھ
سکتے ہیں نا نہیں یہ دیکھا ہوگا - کیونکہ آج ہاؤس کا رنگ کچھ ایسا معلوم ہوا ہے
کہ یہ ررولیوس ہم ہوگا - انک صرف دو ہی اسپیشس ہوئی ہیں - ررولیوس بر آئندہ
اسڈسٹس نیس ہوسکتے ہیں -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - جو ررولیوس ہمارے سامے آیا ہوا ہے اس میں
نتا گنا ہے کہ -

“ Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields ”

یہ ٹھیک ہے لیکن اسڈسٹ نورے طور بر ممرس کے سامے آحائے نواسکتے الفاظ کیا
ہیں اس کا ممرس کو ٹھیک طور پر اندازہ ہوگا - اس وقت تک انکو اندازہ نہیں ہوسکتا
مسٹر اسپیکر - آپ بحث کیجئے - تقریر کا آپکو اختیار ہے - تقریر کے دوراں میں آپ
کسی خاص چیز پر اسٹرس (Stress) دے سکتے ہیں -

شری اباچی راؤ - جو ررولیونس ہاؤس کے سامے یمنے ہے اسکے اسڈسٹ -
نارے میں ڈسکشن ہو رہا ہے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - ہوائنٹ آف انفرمیشن (Point of information)
میں ے اسڈسٹس سے متعلق رولس پڑھے ہیں - ان سے ایسا معلوم ہونا ہے کہ اسڈسٹ
اب بھی دیا حاسکتا ہے شرطیکہ اسپیکر صاحب اجازت دیں -

مسٹر اسپیکر - اس میں ہاؤس کو بھی کویویس (Convenience) ہو
اور دوسرے آئرل ممرس بھی اسکو سمجھ سکیں -

شری اباچی راؤ - جو ررولیوشن اس وقت ہاؤس کے سامے ہے اسکے موور (Mover)
ے کہا ہے کہ حتیٰ ان ایکٹمنٹس (Enactments) ہوئے ہیں ان ان ایکٹمنٹس
کے ناوجود جہاں اس طرح کے ایکٹس (Acts) ہوں وہاں اس ہاؤس
کو اختیار ہے کہ اسکے متعلق دل پیش کر کے ان ایکٹمنٹس کئے جائیں - ررولیوشن کے پہلے
جر میں یہ کہا گیا ہے کہ

“ Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields ”

اس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو مردور فیکٹری میں کام کرتے ہیں اور جو مزدور
ہراعت میں کام کرتے ہیں انکے بیسک ویجس (Basic Wages) کا متیار

قائم ہونا لازمی ہے - رراعے سے میرا تعلق ہونے کی وجہ سے رراعتی مردوروں کے بوریس کو میں واضح کر دینا چاہتا ہوں - آپ حانتے ہیں کہ ہمارے ہاں رراعے میں کاکٹیو فارسیگ (Collective farming) ہیں - اسلئے رراعتی مردور اسکیاٹڈ پوریس (Scattered Position) میں ہے - فیکٹری مردور تو آرگائڈ (Organized) ہیں - وہ آرگائڈ ہو سکے ہیں - لیکن رراعتی مردوروں کا یہ بوریس نہیں - آپکو معلوم ہوگا کہ رراعتی مردوروں کی حد تک احرب فکس نہیں ہے - لیڈ لارڈ جس طرح چاہتے ہیں مردوری دیکر ان سے کام لیتے ہیں - نہ صحیح ہے کہ جند مقامات پر احرب دیے کا سوال آتا ہے - لیکن کوئی خاص معیار مقرر نہیں - کبھی کبھی امیں لیڈ لارڈ کچھ قرص دیتے ہیں اس قرص کے سود ہی میں ان سے نایچ پانچ دس دس سال کام لے لیا جاتا ہے - ان کے لئے کوئی ٹائم فکس نہیں - امیں دن راب کام کرنا پڑتا ہے - وہ جیویس گھٹنے علام کی حیثیت سے کام کرتے ہیں - ان مردوروں کو بیسک وچس (Basic Wages) مقرر نہ ہو بیکی وجہ سے امیں کیا دینا چاہئے یہ سوال کبھی پیدا نہیں ہوتا - آپ حانتے ہیں کہ ہب سے مقامات در حہاں رراعتی مردور کھپ میں کام کرتے ہیں ان سے ییلوں کی طرح کام لیا جاتا ہے - اس سے بڑھکر ان کا کوئی بوریس نہیں - انکا گھر ہے - سسار ہے اسکا حیاں کبھی پیدا نہیں ہوتا - امیں مہینہ دو مہینے میں ایک بار بھی اسے گھر حالے کی اجارہ ہیں دیجاتی - اس طرح کام لیسے کے بعد بھی امیں سٹ بھر روٹی نہیں دیجاتی - امیں آدھا پیٹ کھا کر کام کرنا پڑتا ہے اسلئے رراعتی مردوروں کی حد تک کوئی بیسک وچس مقرر ہونا ضروری ہے - آپ لے مینم وچس (Minimum Wages) مقرر کر کے لئے ایک ٹائم فکس کیا نہا لیکن اسکے متعلق کوئی عمل نہیں ہوا - اسلئے یہ ضروری ہے کہ کم از کم دیہاؤں میں حہاں دیجاتی مردور کھتیوں میں کام کرتے ہیں انکے بیسک وچس مقرر کردئے جائیں - انکی کوئی یوہیں نہیں - اسکیاٹڈ (Scattered) ہونے کی وجہ سے وہ اپنی حواہشات کو مالکوں کے سامنے رکھکر امیں نورا کرنے کے لئے روز میں دے سکتے - امیں مسکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسلئے ان معاملات کی حد تک گورنمنٹ رراعتی مردوروں کے لئے فیکٹری مردوروں کی طرح بیسک وچس مقرر کر دے - آریبل ممرس میں ہب سے لوگ دیہاتوں سے آئے ہیں وہ دیہاؤں کی پرستہتی (परिस्थی) سے نا واقف ہیں - آپکو معلوم ہے کہ رراعتی مردوروں سے کس طرح کام لیا جاتا ہے اس طرح کام لیا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسان ہیں - رہیدار یہ بھول حالے ہیں کہ وہ بھی اسان ہیں - حومزدوری امیں دیجاتی ہے اس کا کوئی معیار نہیں - وہ مردوری اتنی تھوڑی ہوتی ہے کہ کھائے یا کپڑے کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتی - بچوں و عمرہ کی تعلیم کا سوال تو پیدا ہی نہیں ہوتا - بچوں کی تعلیم تو اسوقت سوچتی ہے جبکہ کھائے کو کھانا اور پھسے کو کپڑا میسر آئے - گو وہ آرگائڈ مزدور ہیں لیکن اسکے باوجود بھی گورنمنٹ پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ ان مزدوروں کے بیسک وچس قائم کریں - فیکٹریوں میں آرگائڈ لیبر ہونے کی وجہ سے ان کی یوہیں

ہوں ہیں اور وہ ایسی مانگیں اسٹرائک (Strike) کے ہیار سے نوری کرلیے
ہیں ۔ لکری زرعی مردوروں کا سوال الگ ہے ۔ ان کے حالات اور نوریس کو دیکھے
ہوئے ہمیں کوئی ایسا ایکٹ (Act) یا بل (Bill) بیس کرنا چاہئے
حوالہ کی مدد کا درجہ ہو ۔ یہاں ان کا کوئی ہمدرد موحود نہیں ہے ۔ ان کے لئے
صرف بیسک ویجس دینے کا ہی سوال نہیں بلکہ کھانے اور کیڑے کا بھی سوال ہے ۔
ایک معرر معرے گنگا نور کا اسٹنس (Instance) دیا ہے ۔ میں
بھی ایسے اسٹنس دیکھتا ہوں ۔ برہی اورنگ آباد ۔ نانڈیڑ اور عنان آباد وغیرہ
مقامات پر اور خاص طور پر نلگاہ میں ریسداروں کے پاس ان مردوروں کی حبیس علاموں
کی سی ہوتی ہے اور کوئی دوسری حیثیت نہیں ہوتی ۔ اسی طرح مرھٹواڑے میں بھی
نہ صرف وہ بلکہ بیوی بچے بھی علاموں کی حیثیت سے ریسداروں کے پاس دن رات
ٹڑے رہے ہیں اور حانوروں کی طرح کام کرتے ہیں ۔ بھر بھی انہیں کوئی ایسی احرت
نہیں دیتی حوالہ کے پیٹ بھرے کے لئے کافی ہو ۔ میں عرض کرونگا کہ زرعی مردوروں
کے لئے بھی ایسے اسٹنس (Steps) لئے جائیں جنکی وجہ سے بیسک ویجس
(Basic Wages) قائم ہوں اور اس طرح کم از کم ریسدار ان کو ایسی
اجرت دینے پر مجبور ہو جائیں ۔ جب ان سے کام لیا جاتا ہے تو اسکے معاوضہ میں
کم از کم ان کو ایسی احرت ملی چاہئے ۔ اب حوالہ اسٹنس بیس کیا گیا ہے کلکتہ وفارسنگ
(Collective farming) نہ ہوئی وجہ سے زرعی مردوروں کو بوس
(Bonus) دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کہا جاتا ہے کہ نہ
چونکہ مسلسل ایک جگہ کام نہیں کرتے کہیں چار مہینے کہیں چھ مہینے کہیں ایک
سال کام کرتے ہیں اسلئے ایسے زرعی مردور کو کس طرح بوس دنا حاسکتا ہے ؟ دیہات
کے آریبل معرر ہاتے ہیں کہ اصلاع میں ان لوگوں سے ہر سال نوکر نامہ لکھا لیا
جاتا ہے ۔ بارہ مہینے کے ویجس دئے جاتے ہیں لیکن ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے ۔ کما
آریبل مسٹر یہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں سے اس طرح ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے ۔
جب تک کوئی ان ایکٹمنس نہ ہوں کوئی رولس (Rules) نہ ہوں ۱۳ مہینے
کام لینے کے طریقہ کو نہیں روکا حاسکتا ۔ اگر وہ ایک یا دو دن بیمار ہو جائیں تو احرت
نہیں دیتی ۔ اس دن کی احرت کم کردی جاتی ہے اور سال حتم ہونے کے بعد ان دنوں کی
نلاح کے لئے اسے کام کرنا پڑتا ہے ۔ ریسداروں نے یہ انڈر اسٹینڈنگ (understanding)
کرلی ہے کہ ان سے بارہ مہینے کا نوکر نامہ لکھا یا جائے لیکن ۱۳ ماہ کام لیا جائے ۔
اس طرح سے ان سے بلا اجرت محنت لیجاتی ہے ۔ اسطرح دیہات کے ٹڑے ٹڑے ریسدار
ان زرعی مزدوروں کو ۱۲ مہینے کی اجرت دیکر ۱۳ مہینے کام لیتے ہیں ۔ وں مستہس
لیووتہ ہے (One month's leave with pay) کا نو کوئی سوال ہی ان کے لئے
نہیں ہے ۔ اگر یہ سوال کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ لوگ کچھ دن یہاں
اور کچھ دن وہاں کام کرتے ہیں اس لئے ان کی حد تک لیووتہ ہے (Leave with pay)
کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ اگر زرعی مردور قریب المرگ ہو جائے تو اس کی دیکھ

بیاری کے لئے ایک بیسہ بھی نہیں ہوا۔ یہ ہوق ہیں زرعی مزدوروں کی مسکلات۔ اور یہ اس طرح اسکٹڑڈ پوزیشن (Scattered Position) میں ہیں۔ ہمارے پاس ایک انکٹ ہونا چاہئے جسکی رو سے ان زرعی مزدوروں کی مسکلات کو حل کیا جاسکے اور انکو ایسی حائر محبت کا معاوضہ دلایا جاسکے۔ فیکٹری کے مزدوروں کے لئے ٹائم فکس (Fix) ہونا ہے۔ یہاں کوئی ٹائم فکس نہیں ہے۔ اگر ہم ان کے لئے ٹائم فکس کر دیں تو ان کے لئے سہولت کا ناعب ہوگا۔ آخر وہ بھی تو گھر رکھتے ہیں۔ سو بجے رکھے ہیں سسار رکھتے ہیں۔ کم از کم رات میں وہ آرام لے سکیں اسنا ہمیں کرنا چاہئے۔ اس طرح اگر کوئی ایکٹ نافذ نہ کیا جائے تو ان سے اسی طرح ۲۴ گھنٹے کام لیا جانا رہیگا۔ دیہات میں کم از کم ۵ فیصد مزدور ہوتے ہیں خصوصاً مرھٹواڑی میں بہت سے مقامات پر ۵ فیصد مزدور ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی عرب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس رہے کے لئے مکاں ہے نہ کھانے کے لئے کھانا نہ ہسے کے لئے کٹا۔ ان ۵ فیصد لوگوں کے لئے ہمارے ہاں کوئی ایکٹ نہیں ہے کہ ان کی دسواریاں دور کر سکیں تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم عوامی مفادات کا حال کرتے ہیں؟ گو سیمن ویس ایکٹ (Minimum Wages Act) ہے لیکن اسکے محبت انک بل میں اس طرح اس ظلم و ستم کو سد کرنا چاہئے۔ ایک ٹائم فکس کر کے ۸ گھنٹے یا ۱۰ گھنٹے مقرر کر دئے جائیں اور کم از کم ایسے ویس مقرر کئے جائیں کہ ان کی زندگی بسر ہو سکے۔

ایک آنریبل ممبر۔ میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد میں اس کے لئے قانون بھگیلنگ نافذ ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اس قانون سے آنریبل ممبر بھی واقف ہیں۔

شری اباچی راؤ۔ میں مانتا ہوں لیکن جس قانون کا حوالہ دیا گیا کیا زرعی مزدوروں کو اس سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟ ۲۴ - ۲۴ - ۲۴ گھنٹے مزدور مالکوں کے پاس کام کرتے ہیں۔ کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں؟ کوئی ٹائم ان کے لئے فکس ہونا چاہئے۔ یہ ہایب ضروری ہے۔ ہم کو اس پر اسٹس (Steps) لیے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے۔ کیا آپ نہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ایکٹ کی وجہ سے زرعی مزدوروں کو فائدہ پہنچ رہا ہے؟ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ زرعی مزدوروں کی محبت کے معاوضہ کا کوئی انتظام نہیں۔ میں اس کے انسٹنس (Instances) دیے کے لئے بھی تیار ہوں جہاں مزدوروں کی محبت کو لوٹا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کی بیاری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مزدور کبھی بیمار نہیں ہوتے۔ انہیں بوب کے مہہ میں حالے تک کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ یہ زرعی مزدور جانوروں سے زیادہ بدتر زندگی گزارتے ہیں۔ ایک سال کے معاہدوں کے باوجود مالک ان کو نکال دیتا ہے۔ اور گھر کا راستہ سناٹا ہے۔ جو شخص اپنے مالک کی ادنیٰ چاہک کی بھٹکار پر کام کرتا ہے اس مزدور کو کوئی ایسا سہارا نہیں جسکو وہ اپنی شکایت سنا سکے۔ ان تمام حالات کے

حب میں نہ عرصہ دروہنگا کہ زرعی مردوروں کے لئے بھی ایک ایسا ایکٹ لانا چاہئے جسکی زرت وں میں لوموہ لے (One month's leave with pay) بھی دجاسکے ۔ حب ہم یہ مطالہ میں کرتے ہیں تو کہا جانا ہے کہ تحم ریری کا رمانہ ہے فصل کے ررو کا رمانہ ہے ۔ ایسے وق میں لیوکسے دجاسکتی ہے ۔ لکن ہمیں ان سروسوں کے حالات پر عور کرتے ہوئے اور انکی مسکلات کو سامنے رکھے ہوئے کم ارکم نہ طے کرنا چاہئے کہ ان کی ہماری کے رمانہ میں ان کو معاوضہ کے ساتھ رخصت دجائے یہ امر آت کے ربر عور ہونا چاہئے ۔ جو زرعی مردور بڑھائے میں کام نہیں کر سکتے وہ کسطرح انی رندگی گرا ر سکتے ہیں ؟ ان کا کیا سہارا ہے ؟ میں نے جو امڈ مٹ بیس کہا ہے اس کا یہ مفہوم ہے کہ زرعی مردوروں کے ان مسائل کو بھی طے کیا جائے ۔ آت لے جس قانون کا حوالہ دیا ہے اس قانون کے تحت کا زرعی مردور انی گرائی ہوئے کے ناوجود بھی کسی مالک سے ڈیرس الوس (Dearness Allowance) کا مطالہ کر سکتے ہیں ؟ کیا کسی مالک لے امیں ڈیرس الوس دیا ہے ؟ کیا مسکائی صرف سہر میں ہی ہوئی ہے ؟ کیا دیہاتوں میں مسکائی نہیں ہوئی ؟ دیہاتوں میں بھی مسکائی عوی ہے اس سے کوئی آرمل ممر انکار نہیں کر سکتا ۔ کسطرح کڑا آت کے لئے ضروری ہے ، فیکٹری مردوروں کے لئے ضروری ہے ، اسی طرح زرعی مردوروں کے لئے بھی ضروری ہے ۔ کڑا خریدے کے لئے کیا امیں گرائی کا ساما کرنا نہیں بڑا ؟ اناح کی فیسوں میں گرائی سے کیا وہ لوگ محفوظ ہیں ؟ سہر نو راسنگ اریا (Rationing area) میں ہوئے کی وجہ سے وہاں اناح کی قیمتوں پر کنٹرول رھتا ہے لکن دیہاتوں میں ان مردوروں کو کالے نارار میں چارگنا قیمتیں ادا کر کے علہ خریدنا بڑا ہے ۔ دوسری مسکل یہ ہے کہ دیہاتوں سے علہ لیوی کے دریعہ حاصل کرنا حاکر سہروں کو لالیا جانا ہے اور سچارے دھاتی علہ نہ ہوئے کی وجہ سے فاقوں کا ساما کرتے ہیں ۔ مجھے معلوم ہے کہ دیہاتوں میں مردور علہ نہ ملے بر سیدھی کا گودام اور گھاس بھوس کھا کر رندگی گذارتے ہیں ۔ انکے پاس اتنا پسہ بھی نہیں ہوا کہ وہ کالے نارار سے علہ خرید کر پیٹ بھر سکیں ۔ وہاں راسنگ کا بھی انتظام نہیں جس سے مناسب قیمتوں پر امیں علہ مل سکے ۔ ایسے حالات میں وہ لوگ اپنے دن گذار رھے ہیں ۔ بہت سے لوگوں نے تو ان تکالیف سے تنگ آکر خود کسی کرلی ہے ۔ اگر میں ان فیکٹس (Facts) کا اطہار کروں تو ممکن ہے کہ آت کو برا معلوم ہو لیکن میرے ناس اس کے اسٹیسس (Instances) موجود ہیں کہ اصلاع بیڑ اور ربھی میں لوگ ہڈلہ سیدھی کے گودے اور ربڑے کھائے کیوجہ سے بیماریوں میں مسلا ہوئے اور کئی لوگ مر گئے ہیں ۔ زرعی مردوروں کا یہ پوزیشن ہے ۔ آت کے پاس سہروں میں جو مردور فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ان کو نو آت دیکھ سکے ہیں لیکن دیہاتوں میں جو مردور مسکلات میں اپنی رندگی گزار رھے ہیں امیں آت دیکھ نہیں سکے ۔ اس لئے زرعی مردوروں کے لئے بھی بیسک ویس کا تعن ہونا ضروری ہے ۔ وہ اسکیاٹرڈ (Scattered) ہونیکی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے

امہیں بڑھائے میں سہارا مل سکے۔ ان کے بےسک وحص کا انیکٹمنٹ (Enactment) ہونا ضروری ہے۔ اگر ہم اس جیرکو اہمیت نہ دیں تو یہ نا مناسب ہوگا۔ جو رراعتی مردورکھیتوں میں کام کرتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ آدھے بھوکے اور آدھے ننگے ہوئے ہیں۔ ان کے بچوں کی تعلیم کا انتظام نہیں۔ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو دوا کی ایک بڑی بھی امہیں نصیب نہیں ہوتی۔ ان جیروں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے یہ عرص کرنا ہے کہ میں نے جو اسٹڈ مسٹ بےس کیا ہے اس لحاظ سے ان انیکٹمنٹ ہو۔ ررعی مردوروں کے لئے بےسک وحص اور ٹائم مقرر ہونا چاہیئے۔ وہ بھی ایک اسان ہیں امہیں بھی اسان کی طرح زندگی بسر کرنے کا حق ہے۔ اگر ہاؤس اس بر عور کرے تو مناسب ہوگا۔

شری مادھوراؤ نرلیکر۔ (ہنگولی۔محفوظ)۔ یہ قرار داد مردوروں کے متعلق ہے میں اس سلسلہ میں گری اور فیکٹری میں کام کرنے والے مردوروں کی بحث میں نہیں جاؤنگا کیونکہ امہیں ماہانہ تنخواہ ملتی ہے اور کبھی کبھی بوس بھی ملتا ہے۔ میں صرف ان مردوروں کا ذکر کرونگا جن کا مجھ سے تعلق ہے۔ وہ مردور رراعتی مردور ہیں۔ رراعتی مردوروں کا تعلق اس طبقہ سے ہے جو درج مہرست اقوام کہلاتا ہے۔ اس ملک میں درج مہرست اقوام کی جو حالت ہے اس سے آپریل ممرس اچھی طرح واقف ہیں۔ کھیتوں میں جو مردور کام کرتے ہیں امہیں پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جو سال دار کہلاتا ہے۔ یہ سال بھر کام کرنا ہے۔ دوسرا وہ جو مہینہ دار کہلاتا ہے۔ یہ ایک مہینہ تک کام کرنا ہے۔ تیسرا روز دار جسے روزانہ کچھ نہ کچھ مردوری دیا کر کام لیا جاتا ہے۔ چوتھا قصبہ دار مردور ہے۔ پانچواں وہ مردور ہے جو بلا معاوضہ کام کرنا ہے یعنی اس سے مف کام لیا جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے اور یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ اس ملک میں عوامی حکومت لائے والے اس طبقہ سے مف کام لیتے ہیں۔ میں صرف اس ایک پوائنٹ (Point) پر اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ سال دار وہ مردور ہیں جنہیں سال بھر کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے ایک آپریل دوسٹ نے ذکر کیا۔ ان سے سالانہ تو لکھوایا جاتا ہے مگر امہیں سال میں ۱۳ مہینے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ ساھوکار۔ مالدار لوگ۔ دیسمکہ اور دیس پانڈے جو مالک بن بیٹھے ہیں وہ اس غریب سے سالانہ کے تحت نارہ مہینے کے بجائے ۱۳ مہینے کام لیتے ہیں۔ ان سے نہ صرف دن میں کام لیا جاتا ہے بلکہ رات میں بھی کام لیا جاتا ہے۔ وہ بیچارہ دن بھر کھیت میں کام کرتا ہے۔ کام کرنے کے بعد ہر اسان یا حاندار آرام چاہتا ہے لیکن اسے وہ آرام بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نال بچوں کے پاس بھی نہیں رہ سکتا۔ اس سے رات میں کھیت کی نگرانی کا کام لیا جاتا ہے۔ کھیت کی رکھوالی میں اس کی نیند حرام ہوجاتی ہے اور رات کے چار بجے سے تو پھر کام شروع ہوجاتا ہے۔ اسطریقہ سے اس سے دن رات کام لیا جاتا ہے۔ آپکو تو صرف ایک گھنٹہ بھی نیند نہ آئے تو اعتراض ہوتا ہے اگر کہیں ریڈیو بجے اور کہیں لاؤڈ اسپیکر لگایا جائے تو نیند نہیں آتی (Cheers) لیکن ان مردوروں اور کسانوں کی زندگی پر غور کیجئے جنہیں نہ نیند ہے نہ آرام۔ وہ بیمار ہوتے ہیں تو

ان کے علاج کا بھی کوئی انتظام نہیں۔ میں اس کی کافی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ ان ہی نکالیں میں کئی لوگ موت کے مندر ہو گئے ہیں۔ سالدار سے صرف یہی سلوک میں کیا جاتا بلکہ اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ تو کھیت میں کام کرے اور اسکی عورت ان کے مالک یعنی دیسمکھ۔ دیسماندوں کے گھروں میں کام کرے۔ اس بیجاری بیوی کے دو چار چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں۔ اسے انہی روری کلمے کا موقع دینے کی بجائے دیسمکھ اور دیسماندے اسے خاندانوں کی حفاظت کے لئے اور کام لینے کے لئے گھر میں رکھتے ہیں اور معاہدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک سال میں ایک ساڑی اور روڑا ایک روٹی دیا جائے گی۔ اس کے معاوضہ میں اسے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ میرے ایک دوست نے قانون بھکسلاں کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ قانون موجود ہے مگر یہ ہے آپکے قانون کا عمل کہ اکثر مقامات پر ظالم پٹیل پٹواری اور دیسمکھ دیسماندے مردوروں سے رابطوں پر سب کچھ کام لیتے ہیں۔

دوسرا طبعہ مہسہ داروں کا ہے ان سے ماہانہ معاہدہ پر کام لیا جاتا ہے مہسہ دار سے کہا جاتا ہے کہ اسے ماہانہ دس سدرہ یا بیس بیجیس رویہ دے جائیگا۔ اس کے معاوضہ میں اس سے بھی اسطرح کام لیا جاتا ہے جسطرح سالدار سے۔ آپ کو تو یہاں ایک سنگلہ ملتا ہے۔ آپ کے سامنے ایک جیڑا سی رہتا ہے اسطرح آپ کو موٹر اور دوسری کئی سہولتیں دینے کے علاوہ اتنی بڑی تحوواہ دیا جاتی ہے بھر بھی وہ آپ کو کافی نہیں ہوئی لیکن اس مردور سے انہی قلیل تحوواہ کے معاوضہ میں دن رات کام لیا جاتا ہے۔ یہ تحوواہ بھی بعد نہیں دیا جاتی۔ اگر کبھی اسے بیوی بچوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے وہ قرض لیتا ہے تو یہ تحوواہ قرض میں جلی جاتی ہے بلکہ سود ہی میں اسے یہ کام کرنا پڑتا ہے۔ میں ان سب جیڑوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر کر رہا ہوں کہ آج حیدر آباد میں عوامی حکومت آئے اس کا یہ فرض ہے کہ عوام کے ان مسائل پر ضرور غور کرے آپ عوام کے نمائندے کہلاتے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ عوام کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ حقیقت ہے تو آپ کا یہ سب سے پہلا فرض ہے کہ ان مسائل پر غور کریں۔

اس کے بعد دوسرے وہ مردور ہیں جو رور دار کہلاتے ہیں۔ ان کا پوزیشن۔ سالدار اور مہسہ دار سے بھی بدتر ہے۔ انہیں روزانہ ایک روٹی کھانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ کسی کو آٹھ آئے دئے جاتے ہیں اور کسی کو چھ آئے اور ایک روٹی پر دن بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ اسطرح ان سب مردوروں کے کام کا نہ تو کوئی ٹائم مقرر ہے اور نہ کوئی احرت اس سے کہا جاتا ہے کہ کم از کم پانچ بجے آٹھ کر کام شروع کر دے۔ کام کے دوراں میں اس کو کوئی وقفہ بھی نہیں دیا جاتا۔ صبح کے ۵ بجے سے شام کے ۶ بجے تک مسلسل کام کرتا ہے۔ ۲-۳ گھنٹے مسلسل کام کا معاوضہ اس کو اس قدر قلیل دیا جاتا ہے کہ اس میں اوسکے بیوی بچے کس طرح پھول پھل سکتے ہیں؟ زیادہ سے زیادہ ایک رویہ ملتا ہے۔ غور کیجئے کہ ہم یہاں اسمبلی میں ۲-۳ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن یہاں ہمیں وقفہ دیا جاتا ہے۔ دن بھر کام کرنے کے بعد وہ ایک رویہ لیکر اپنے مکان آتا ہے اور بار بار پچھتاہ

ایک سیر حواری لانا ہے۔ اس ایک سیر حواری میں اس کی سوی اور نایب بجیے کس طرح گزر سکر سکتے ہیں ؟ اس طرح مردوروں کا معاوضہ اور ان کے کام کا ٹائم مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ ان لوگوں کو جو کام دیا جاتا ہے اوسکی فہرست مقرر کردی جانی چاہئے کہ اسے وقت میں اس کام لیا جائے تاکہ اوسکو آرام لیے کے لئے کوئی وقت ملے۔

جیوہی قسم کا مردور قرضہ دار مردور ہے۔ یہ ایسا مردور ہے جسکو قرضہ دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قرضہ کون لیتا ہے ؟ یہ آب کا ہمارا تجربہ ہے کہ یہاں ہم ایلکس میں مستحب ہوئے اس زمانہ میں ہم کو بھی قرضہ لیا نڑا اور میں نہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ہم سے آریبل ممبرس کی بحوالہ وغیرہ بھی اسی قرضہ میں جارہی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی جائی ضروریات کی تکمیل کے لئے قرضہ لیا نڑا ہے بجیہ نڑا ہو جاتا ہے تو اوسکی سادی کرنی پڑتی ہے۔ لڑکی بڑی ہوجاتی ہے تو اوسکا بیاہ کرنا پڑتا ہے۔ عور فرماتے کہ ایک رویہ کپالے والا مردور کس طرح اسے لڑکے یا لڑکی کی سادی کر سکتا ہے ؟ اوسکو کسی نہ کسی ساھوکار سے قرضہ لیا نڑا ہے گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی قرضہ دیے والا زیادہ سود لے تو اوسکے خلاف کارروائی کیا جاسکتی ہے۔ لہٰذا اسے ساھوکار دہانوں میں اب بھی موجود ہیں حوالہ صد ۶ رویہ ماہانہ سود لیتے ہیں۔ جب قرضہ دار مردور ساھوکار کے پاس جاتا ہے اور قرضہ کا مطالبہ کرنا ہے تو ساھوکار کہتا ہے کہ پہلے سود دینا پڑیگا اور سوئے جائی کے ریوراب رہ کر کھنے پڑے گئے۔ اس عریب کے پاس سوئے جائی کے ریوراب کہاں ہوتے ہیں ؟ محوراً اویسے اس مکان حسمیں وہ اس سر جھیاتا ہے رہ کر دینا پڑتا ہے اور چارجہ فصد سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ سود ادا نہ کر سکے تو اسکا مکان ساھوکار اسے قصبہ میں لے لیتا ہے۔ بتائے کہ وہ ایک رویہ کا مزدور کہاں سے اسقدر سود ادا کر سکتا ہے ؟ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساھوکار صابطہ کے تحت کارروائی کرتا ہے اور عدالت سے ڈگری لیکر اس کا مکان اسے قصبے میں لے لیا ہے۔ مکان دوسرے کے حوالے کر کے وہ عریب لے سہارا زندگی بسر کرے پر محو ہوجاتا ہے۔ اس طرح مردور قرضہ لیکر سالہا سال تک قرضہ دیے والے کا غلام بن جاتا ہے۔

ناجنوں قسم اس مردور کی ہے جس سے مف کام لیا جاتا ہے۔ آنکو یہ سکر حیرت ہوگی کہ بھلا مف کام کون کریگا۔ لیکن میں آنکو یقین دلانا ہوں کہ ایسا بھی ایک مردور ہوتا ہے جس سے مف کام لیا جاتا ہے۔ اس مردور سے پٹیل پٹواری کہتے ہیں کہ تو آکر ہمارے دروازے پر نڑا رہ جا۔ جاہیں تو ہم تجھے روئی دیں گے نہیں تو کیجہ ہیں۔ ایسے مردور سے نہ صرف پٹیل پٹواری کام لیتے ہیں بلکہ سرکاری عہدہ دار جب دورے پر آتے ہیں اور تعلقدار تحصیلدار اور دوسرے عہدہ دار جب گاؤں میں آتے ہیں تو اسکا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ جاؤڑی پر حاضر ہو۔ اس سے سامان اٹھوایا جاتا ہے اور دوسرے کام بھی لئے جاتے ہیں۔ نہ ہے ویگ بیگار۔ کہا جاتا ہے کہ بیگاری ختم ہو گئی مگر میں آنکو یقین دلاتا ہوں کہ بیگاری ختم نہیں ہوئی۔ ان سے رابطہ نہیں لیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جتا راج ہے۔ عوامی حکومت ہے لیکن ان

لوگوں کے مفاد کے لئے کوکچہ کرنا چاہئے ہیں کرتے۔ آج جو رولیشن لایا گیا ہے اس سے اتفاق کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ زرعی مزدوروں کا قانون نافذ ہونا چاہئے۔ ان کے لئے ایسے کوئی رولس (Rules) سائے چاہئیں۔ انک آئریبل ممبر نے کہا کہ ان کے لئے بوس یا انعام کس طرح فکس (Fix) کیا جاسکتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ رراعت کے مزدور کو بھی بوس دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ یہ چیر مالک کو منظور ہو۔ اگر ہم چاہیں تو ان پانچوں قسم کے مزدوروں کو آرگنائز (Organize) کر سکتے ہیں اور اس طرح انکو مالک کے خلاف ریسیدار کے خلاف سظم کر سکتے ہیں تاکہ وہ انکے ساتھ برا سلوک نہ کر سکیں۔ اگر ایسا قانون بن جائے تو ہم اپنے مطالبات انکے سامنے رکھ کر انکو پورا کرنے کے لئے مجبور کر سکتے ہیں۔ ہم سے لوگ کانستکاروں کی ہمدردی کرتے ہیں۔ ان میں بڑے کانستکار بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بڑے بڑے کانستکاروں کے عربرب ہیں جو یہاں عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ان امور پر غور کر کے ہم قانون نافذ کریں تو بہر ہوگا۔ ہمیں عوام کی فلاح و بہبود کے نقطہ نظر سے کام کرنا چاہئے۔ ان پانچوں قسم کے مزدوروں کا سگھٹن (سبھٹن) کر کے مزدوروں کے مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کے مقابلہ میں آوارہ بلد کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارے دل صاف ہوں۔ نہ صرف مل اور کارخانوں کے مزدوروں کے لئے قانون نافذ ہونا چاہئے بلکہ کھیت مزدوروں کے لئے بھی قانون کی بحد ضرورت ہے۔ اس طریقہ سے ان کے لئے ٹائم مقرر ہونا چاہئے۔ ماہانہ دار مزدور کے لئے بھی مناسب مزدوری اور روزانہ دار کے لئے بھی کم از کم تین روپیہ دئے جائے کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ حتک ان کے لئے ایسا قانون نہ بنایا جائے دیہات کے پٹیل پٹواری دیسمکھ دیشپانڈے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی سب کچھ ہیں ٹھیک نہ ہونگے۔ اگر ایسا قانون نافذ ہو جائے تو وہ یہ سمجھ لیں گے کہ ہم پر بھی کوئی ذلڈا موجود ہے۔ اس طرح مزدوروں کی راحت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ آخر میں میں ہاؤس سے یہ وسٹی (وینتلی) کروں گا کہ مزدوروں کے مسائل کو کامیاب سائے کی کوشش کرے۔

شری جی۔ سری راملو (متھنی)۔ مسٹر اسپیکر۔ آج کا دن خاص کر بہ اہم ہے۔ مجھے فخر ہے کہ آج صبح معوں میں ہم اسمبلی میں بیٹھ کر عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے پہلا چپٹر (Chapter) کھول رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر دھیان دیں تو آپ خود یہ محسوس کریں گے کہ لاؤڈ اسپیکر کے قانون کے مقابلہ میں یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بس ایسے ہیں جن سے حقیقت میں دیش کا سدھار ہو سکتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ٹریژری بنچس (Treasury Benches) کی جانب سے ایسے بس پیش کئے جاتے۔ یہ ایسے مسائل ہیں جن کو حل کر کے ہمارے دیش کو سلف سفیشینٹ (Self-sufficient) بنایا جاسکتا ہے۔ اول تعلقدار اور سکرٹریوں کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جا رہی ہیں لیکن ان غریبوں کے مسائل پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے تاکہ انکی بھی زندگی راحت و آرام سے گزرے۔ لیکن انکے مسائل جب پیش ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی طرح دستور کو آڑے لایا جاتا ہے۔ ایک آئریبل

ممبر نے کہا کہ قانون بھگیلنگل موجود ہے۔ یہاں نہ صرف وہ قانون ہے بلکہ اور بھی بہت سے قانون ہیں جنہیں پیسرو حکومت نے جس پر ہم نے واوکیا ہے بنایا تھا۔ کیا آنریبل ممبر مانتے ہیں کہ قانون بھگیلنگل کافی ہے ؟ میں یہ کہہوں گا کہ اس قانون سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے وہ قانون سو رہا ہے۔ وہ ایسا ہی قانون ہے جیسا کہ قانون انسداد بیرحمی بر حابوران یا قانون انسداد گداگری ہے۔ جب ایک ضروری ررولیوسس آیکے سامنے پیش ہوا ہے تو آیکو چاہئے کہ اس پر کافی طور سے دھیاں دیں اور سجدگی کے ساتھ سوچیں اور اسے رو عمل لانے کی کوسس کریں۔ اس ررولیوشن میں حو حو باتیں کہی گئی ہیں وہ تحریر کے تحت لائی گئی ہیں۔ بیسک ویجس (Basic Wages) کے بارے میں حو سوال اٹھایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑا سوال ہے۔ اسکو لیجسلیشن (Legislation) میں لائے بغیر رہا ہمارے لئے موزوں نہیں۔ آج ہاتے ہیں کہ فیکٹری اور کارخانے کے مالک مزدوروں کا خون چوس رہے ہیں۔ ہم کو کوئی ایسا قانون لانا چاہئے جس سے ان کا رویہ درس ہو اور وہ اکسپلائیٹیشن (Exploitation) سے نار آئیں۔ ہمیں بیسک ویجس کے بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ اگر اس طرح نہ کریں تو ہم پر چارج (Charge) رہیگا کہ مزدوروں کی دسمی کی حو پالیسی کانگریس چلا رہی ہے اور کیا پٹلسٹ (Capitalist) جماعت کو رپریرنٹ (Represent) کرتی ہے وہی پالیسی آج بھی چلا رہے ہیں۔ اسلئے اس پر فوری غور کرنا چاہئے۔ اس طرح وں مستھس لیو وٹہ بے (One month's leave with pay) اور دوسرے الوسس کے حو نلس ہیں اور حکمے ہونے سے مزدور بے حو رہے ہیں انکو منظور کرنا چاہئے۔

میری کانگریس ممبرس سے یہ اپیل ہے کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ حیدرآباد میں کسانوں اور مزدوروں کا خون چوسا جا رہا ہے۔ اس ررولیوشن پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے اور اس کی نائیدی جائے۔ لوکل سلف گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سامنے جب میونسپالٹی کے مزدوروں کا مسئلہ رکھا جاتا ہے تو انکے پاس مزدوروں کے لئے کافی منڈ نہ ہونا تھلا جاتا ہے۔ ان کے لئے فنڈس فراہم کرنا ضروری ہے۔ جب مزدوروں کا سوال پیش ہوتا ہے تو یہ حیلہ کیا جاتا ہے کہ بجٹ میں گنجائش نہیں ہے۔ لیکن انکی محنت پر محل بنانے کے حواب دیکھنا اور انکا خون چوسا برابر جاری ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ بجٹ میں پہلے ان کے لئے امونٹ (Amount) الاٹ (Allot) کریں اور بعد میں اپنا پلان (Plan) بائیں۔ حو مزدور دیش کی سیوا کرتے ہیں ان کے لئے پہلے سوچنا چاہئے۔ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ بنچس انکے حق کو، نظر انداز نہ کریں۔ یہ وقتہ ررولیوشن پیش کیا گیا ہے اس پر پورا غور کیا جانا چاہئے۔

لوکل گورنمنٹ مشنر (شری اماراؤ)۔ مسٹر اسپیکر سر۔ مجھے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ دیشبانڈے صاحب کے پیش کئے ہوئے ررولیوشن میں جو چیزیں بتائی گئی ہیں ان سے میں متفق ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی گورنمنٹ اس سے

محرف ہیں ہوسکتی - اس میں حوکڈیتس (Conditions) لیسرس اور کامگاروں کے لئے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ فڈاسٹلس (Fundamentals) میں سے ہیں - یہ ایک فڈاسٹل رائٹ (Fundamental Right) ہے کہ ہر شخص کو اسکی زندگی میں آرام و آسائس کا موقع فراہم ہونا چاہئے - اس سے کون انکار کرسکتا ہے ؟ لیکن اسکے ساتھ ساتھ موور (Mover) نے یہ بھی سوچا کہ کانسٹیٹیوس (Constitution) میں جہاں فڈاسٹل رائٹس کا ذکر کیا گیا ہے وہیں ڈائرکٹیو پرنسپلس آف اسٹیٹ نالیسی (Directive Principles of State Policy) کا بھی ذکر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ حتیٰ چیریں اس ررولیس میں موجود ہیں وہ ڈائرکٹیو پرنسپلس میں بھی موجود ہیں - اور گھٹنا (घटना) کے انوسار (अनुसार) میں ہیں - ”فلاسفی میکس نو برڈ“ (Philosophy makes no bread) - اس میں سک ہیں کہ اظہار حیا کی آزادی ہوئی چاہئے لیکن صرف لاؤڈ اسپیکر میں نکارے سے کوئی چیز ملے والی ہیں ہے - ڈائرکٹیو پرنسپلس آف اسٹیٹ پالیسی میں یہ بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی پالیسی کے مرب کرے میں کن کن چیزوں کو دیکھا جائے - کیونکہ ”میاں کیا ناٹ لیو بائی برڈا لون (Man can not live by bread alone)“ آدمی صرف کھائے سے زندہ نہیں رہتا - اسلئے آرام اور آسائس کو فڈاسٹل رائٹس میں داخل کیا گیا ہے - چنانچہ حو ررولیس پیش کیا گیا ہے اسکے اصول سے تو کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا لیکن اسکو آپریٹس (Operation) میں لانے میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے - انہوں نے فڈاسٹل رائٹس پر تو ہر رو دیا ہے لیکن کتے ایسے ہیں حو فڈاسٹل رسپانسبلٹی (Fundamental responsibility) پر دھیاں دیتے ہیں ؟ ان دونوں باتوں کے درمیان اسا ہی فری ہے حتاکہ گورنمنٹ اور اپوریس کے درمیان میں - دیشپانڈے صاحب نے

Sri Papi Reddy —(Interrupting the hon. Minister for Local Government) I request the Hon'ble Minister not to mention individual names.

شری انا راؤ - ٹھیک ہے - یہ فڈاسٹل ڈیفرنس (Fundamental difference) ہے - آپ اسی کو ڈیموکریٹک طریقہ بتاتے ہیں گورنمنٹ حو حو رائٹس میں انہیں قانون کے دربعہ لانا چاہتی ہے لیکن دوسرے پارٹیز ایسا نہیں چاہتے - ایک صاحب نے ڈیموکرائٹک لیونگ (Democratic Living) کی تعریف کی - یہ بتلاتے ہوئے کہ ڈیموکرائٹک لیونگ کیا ہے انہوں نے کہا کہ -

“To Convert every occasion of non-agreement into an occasion of agreement”

جہاں جہاں نان اگریمنٹ (Non-agreement) کا سوال پیدا ہوا ہے اسے ہر طرف سے اگریمنٹ (Agreement) میں تبدیل کیا جائے - لیکن

میں سمجھتا ہوں کہ آرڈرل ممبر کی پارٹی ہر اگرمٹ کے اکیڑوں (occasion) کو ناں اگرمٹ میں تبدیل کرنا چاہتی ہے ۔ اس میں جو فڈاسٹل چپریں تھلائی گئی ہیں ان سے انکار ہو نہیں کر سکتے ۔ بعض ممبروں نے یہ کہا کہ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق درمیں کا بل لایکی بجائے ررولیشن کے مذکورہ امور سے متعلق نلس لائے جائے تو بہتر ہوتا ۔ انکا خیال درست ہے لیکن ایروچ (Approach) میں فری پڑنا ہے ۔ جیسا کہ آرڈرل ممبر نے کہا کہ لسٹ ہیں ۔ ایک وہ جو سنٹرل پروویو (Central purview) میں آتی ہے ۔ دوسری اسٹیٹ پروویو (State purview) میں اور تیسری کانکریٹ لسٹ (Concurrent list) ہے ۔ لیبر کے تحتے قوانین ہیں وہ سب کانکریٹ لسٹ میں آتے ہیں ۔ میں آپکو لسٹ بتاتا ہوں جس میں سنٹرل گورنمنٹ کے قوانین پاس کئے ہیں ۔

LIST OF LABOUR ENACTMENTS IN FORCE IN THIS STATE :

- 1 The Factories Act 1948.
- 2 Workmen's Compensation Act 1923.
- 3 Indian Trade Unions Act 1926
- 4 Payment of Wages Act 1936.
5. The Industrial Disputes Act 1947.
- 6 The Industrial Disputes Appellate Tribunal Act 1950.
7. The Employment of Childern Act 1938
8. The Living Wages Act
9. The Industrial Employment (Standing Orders Act).
10. The Employers Liability Act 1938
11. The Minimum Wages Act 1948
12. The Provident Fund Act 1925.
13. The Indian Boilers Act 1923.
14. The Cotton Weaving, Spinning and Ginning Act 1925.
15. The State Employers Insurance Act 1948
16. The Provident Fund Act 1952.
17. The Weekly Holidays Act 1942, (But not in force).

گویا سنٹرل پارلیمان نے اس میدان میں اتنے قوانین بنائے اور وہ اسٹیٹ پر بھی لاگو کئے گئے ہیں ۔ آپ نے جو ررولیشن پیش کیا ہے اسکے آپریٹیو پارٹ (Operative part) میں ہشکلی یہ ہے کہ سنٹر نے کانکریٹ لسٹ میں اس مسئلہ کو رکھ کر اسٹیٹ پر لاگو کیا

ہے۔ اگر ہاؤس اس ررولوشن کو منظور بھی کرے تو اس میں محاربت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر پارلیمنٹ کوئی قانون اس میدان میں لائے تو اسٹیٹ کو سپر سیڈ (Supersede) میں کرسکی۔ سٹرے حب قانون بنا کر اسٹیٹ نہ لاگو کیا ہے تو اسٹیٹ اپنے لیجسلیچر (Legislature) کے دربعہ اسے سپر سیڈ میں کرسکی ایسی صورت میں ررولوشن کے آپریٹو پارٹ میں یہ مسئلہ نپٹن آئی ہے۔ البتہ ررولوشن اگر اس شکل میں پس ہونا کہ سٹرے خو فلاں فلاں قانون نافذ کئے ہیں ان میں ترمیم یا تبدیلی کی جائے تو ہاؤس اس قسم کی سفارس کرسکا ہے۔ لیکن اب اس ررولوشن کے آپریٹو پارٹ میں کسی طرح کی محاربت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ (Parliament) میں فیر وچس ایکٹ (Fair Wages Act) انٹرویوس (Introduce) کیا گیا ہے۔ ہاؤس آف پیپلس (House of peoples) میں وہ جیرس آئی ہیں تو ایسی صورت میں کیا یہ ہاؤس ان جیروں کے بارے میں کوئی قانون پس کرسکتا ہے؟ میں عرض کروں گا کہ کوئی قانون پس نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسمبلی اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے قانون منظور بھی کرے تو او سے پریسیڈنٹ (President) کی مسطوری نہیں مل سکتی کیونکہ یہ جیر کانکرنٹ لسٹ میں ہے اور اسکی مسطوری لیا ہایب ضروری ہے۔ اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ ررولوشن میں خو آئٹمز (Items) ہیں ان سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا لیکن آپریٹو پارٹ کے بارے میں قوانین موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ بھی مرید عور کر رہی ہے۔ ممکن ہے اس سلسلہ میں ہمت حلد لحدائش آجائے۔ ایسی صورت میں وہاں بھی حیدرآناد کے نمائندے یا دوسرے نمائندے لیر قوانین کے بارے میں مسائل پیش کرسکتے ہیں لہذا اس اسمبلی میں اس مسئلہ کا حل ممکن نہیں ہے۔

Business of the House.

مسٹر اسپیکر - اب وقت ہو گیا ہے۔ آئندہ بحث جاری رہیگی۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ رولس (Rules) میں -

“Every week one day be reserved for non-official resolutions.”

ایسا لکھا ہے۔ اب اسکے بعد ناں آفیشل ررولوشنس (Non-official Resolutions) کے لئے فسٹ جولائی کا دن رکھا گیا ہے۔ لیکن درمیان ویک (Week) میں ان کے لئے کوئی دن مقرر نہیں ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اسکے ساتھ ہی دوسرے رولس میں بھی ہے کہ حب بحث مشن (Budget session) شروع ہوگا تو دوسری چیریں درمیان میں ہیں آئینگی۔ میں چاہتا ہوں کہ ناں آفیشل ڈیز (Non-official days) کی پوری پابندی کی جائے اور ناں آفیشل برنس (Business) کو کافی موقع دیا جائے۔

میں ایک اور چیز بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ ابھی ایک امڈسٹ آیا ہے چونکہ یہ وقت پر نہیں ملا اسلئے چھاپ کر یا مائلکلو سٹائل کروا کر ممبرس میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ جو بھی امڈسٹس بیس ہوتے ہیں انکی کاپیاں ممبرس میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس لئے میں ممبرس سے یہ حواہس کرونگا کہ وہ جو امڈسٹس پیش کرنا چاہتے ہیں ان کی نوٹس چار دن پہلے دیدیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سوال یہ ہے کہ جو رزولوشن ملا ہے وہ کل ہی ملا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ صابطہ کے لحاظ سے کوئی رزولوشن اندرون مدت نہیں آیا ہے لیکن ٹیکنیکل لٹیر (Technicalities) کی بنا پر میں اس رزولوشن کو خارج کرنا نہیں چاہتا۔ ہر حال حتی سہولتیں ہم پہنچائی جاسکتی ہیں یہی چاہئیں۔ امڈسٹس کے لئے چار دن کی حودت رکھی گئی ہے اسکی بھی باندی کی جائے تاکہ سہولت ہو۔ نوٹیسس (Notices) کا حوقانون رکھا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ ممبرس کو سہولت ہو۔ اب ہاؤس اڈجرن ہوا ہے۔

We shall meet tomorrow at 9 a.m.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday the 17th June, 1952.